قوانین قدرت کی روشنی میں اپنی مرضی کی اولاد حاصل کرنے کے فارمولے

بیٹیاں اور بیٹے

(میرج گفٹ)

مولف:

صاحبزادہ حکیم سید ابرار حسین





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

قوانین قدرت کی روشنی میں اپنی مرضی کی اولاد حاصل کرنے کے فارمولے

بیٹیاں اور بیٹے

(میرج گفٹ)

مؤلف: صاحبزادہ حکیم سید ابرار حسین
(فاضل الطب والجراحت)
خصوصی معالج امراض مخصوصہ وپیچیدہ (مردانہ وزنانہ)
سید دواخانہ راما کے اڈہ جگانوالہ روڈ موجودہ کشمیر ٹریول
برلب سڑک ضلع حافظ آباد

باہتمام

مکتبہ دانیال، لاہور

سیل پوائنٹ

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز

اردو بازار، لاہور۔ فون: 7660736

ناشر...... مکتبہ دانیال، لاہور

پرنٹرز...... ندیم یونس پرنٹر، لاہور

قیمت =/45 روپے

شاکسٹ

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز چوک اردو بازار لاہور

عثمان پبلی کیشنز، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

دیباچہ

امراض مخصوصہ و پیچیدہ پر فارسی یا اُردو میں کوئی مستند کتاب نہیں لکھی گئی۔ اُردو یا سنسکرت میں لٹریچر میں کوک شاستر وغیرہم کتب موجود ہیں۔ خصوصاً حکمت (طب) کے اس ڈیپارٹمنٹ سے جو ان امراض سے تعلق رکھتا ہے۔

کتاب مذکور اگرچہ جدید معلومات کی بناء پر لکھی گئی ہے، مگر یونانی معلومات کو بھی اس میں درج کر دیا ہے تاکہ جو حضرات یونانی حکمت سے میل رکھتے ہیں، اس سے مستفید و مستفیض ہو سکیں۔

یہ کتاب بنام "بیٹیاں اور بیٹے" دو حصے (جلدیں) ہو گئے ہیں۔ پہلا حصہ امراض مخصوصہ و جماع کے طریقے اور اولاد نرینہ و مادینہ کے حصول پر شرح و بسط کے ساتھ زیر قلم لایا گیا ہے۔ کتاب ہذا کا دوسرا حصہ یونانی اور ویدک اور خاندانی تجربات و تیر بہدف نسخہ جات زنانہ و مردانہ نسخہ جات سے مزین ہوگی۔

یہ کتاب صرف اہل فن (پیشہ) کی ہدایت کے لئے ہی نہیں لکھی گئی بلکہ متعدد مریضوں کے اصرار مزید پر اپنے مطالعہ کو سپرد قلم کیا ہے۔ عوام الناس میں نہ صرف جنسی بے راہ روی بلکہ امراض مخصوصہ کثرت سے پائے جاتے ہیں مگر رسم و رواج کی وجہ سے شرم و حیاء نے بیچاروں کی لسان (زبان) پر قفل (لاک) لگا رکھا ہے اور اپنا حال نہ وہ کسی دوست (فرینڈ) کو بتا سکتے ہیں اور نہ حکیم (طبیب) کو کہانی سنا سکتے ہیں۔ لہٰذا جنسی معلومات سے عام مریضوں کو آگاہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس ضرورت کو خاص طور پر مدنظر رکھ کر ان مضامین پر بحث کی گئی ہے اور مضمون سہل (آسان) اور عام فہم زبان میں ادا کیا گیا ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکا اصطلاحات کو استعمال نہیں کیا گیا۔

جماع (Inter Course) کے دو مدعا حصول اولاد اور حصول لذت کو علیحدہ ثابت کر کے تناسل اور باہ کو جماع کے دو اجزاء قرار دیا ہے۔ امراض مخصوصہ کے علاج کے اس پہلو پر میں نے دلچسپ اور آسان پیرایہ میں جو کچھ لکھا ہے، امید ہے کہ یہ کافی اور مفید ثابت ہوگا۔

حکیم سید ابرار حسین (فاضل الطب والجراحت)

تقریظ

محترم بھائی سید ابرار حسین صاحب نوجوان خاندانی طبیب ہیں۔ ان کے والد گرامی بھی انتہائی شریف النفس انسان ہیں اور ایک کامیاب طبیب ہیں۔

سید ابرار حسین کی تصنیف ''بیٹیاں اور بیٹے'' ایک نئی قسم کی تخلیق ہے اور خاندانی تجربات کا نچوڑ بیان کیا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کہیں کوئی کمی بیشی بھی ہوگئی ہو۔

مثل مشہور ہے کہ ''ضرورت ایجاد کی ماں ہے'' چنانچہ امید ہے کہ عوام الناس اور خاص طور پر طبیب حضرات اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔

سید صاحب کے بقول یہ دو حصوں پر مشتمل ہے' یہ پہلا حصہ قارئین کی نظر کر رہے ہیں۔ دوسرا حصہ خاندانی نسخہ جات وغیرہ پر مشتمل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین!

حکیم رانا عابد رؤف خان

(فاضل طب والجراحت)

طب آفیسر انچارج شعبہ طب

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال' حافظ آباد



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

بیٹیوں اور بیٹوں کے بارے میں اللہ رب العالمین جل جلالہ نے قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ نمبر 25 سورۃ الشوریٰ مکیہ کی آیت نمبر 49-50 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یخلق ما یشآء یھب لمن یشآء اناثًا و یھب لمن یشآء الذکور۰او یزوجھم ذکرانًا و اناثًا ج و یجعل من یشآء عقیمًا ط انہ علیم قدیر۰

ترجمہ کنز الایمان شریف:

''پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔ یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے۔ بیشک وہ علم وقدرت والا ہے۔''

تفسیر نور العرفان ص 779 مفسر مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمتہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

16- حقیقی شہنشاہ وہ ہے وہ جسے چاہے حکومت بخشے' جیسے بادشاہوں کو ظاہری اور اولیاء اللہ کو باطنی سلطنت عطا فرمائی۔

17- معلوم ہوا کہ اولاد محض عطاء ربانی ہے' بڑے قوی لوگ اولاد سے محروم دیکھے گئے' کمزوروں کا گھر بیٹوں سے بھرا ہوا' جسے چاہے بیٹے بیٹیاں دونوں دے' جسے چاہے کچھ نہ دے' جسے چاہے صرف بیٹے دے' چاہے بیٹیاں۔

18- خیال رہے کہ بزرگوں کی دعا سے اولاد ملنی بھی رب کی ہی عطا ہے جیسے طبیبوں (حکیموں) کی دوا سے بھی اولاد ہو جاتی ہے' یہ سب اسباب ہیں' حضور ﷺ کی دعا سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا اولاد سے گھر بھر گیا۔

19- یہ سب صورتیں انبیاء کرام میں بھی پائی جاتی ہیں چنانچہ حضرت لوط و حضرت شعیب علیہما السلام کے صرف لڑکیاں تھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صرف لڑکے تھے' ہمارے حضور ﷺ کو لڑکے لڑکیاں دونوں عطا ہوئے۔ حضرت یحییٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے کوئی اولاد نہیں۔ (خزائن)

تفسیر خزائن العرفان ص 703' صدر الافاضل الحافظ حکیم سید محمد نعیم الدین

مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ پر لکھتے ہیں:

126 جیسا چاہتا ہے تصرف فرماتا ہے کوئی دخل دینے اور اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا

127 بیٹا نہ دے 128 دختر (بیٹی) نہ دے۔

129 کہ اس کے اولاد ہی نہ ہو وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں حضرت لوط و حضرت شعیب علیہما السلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند (بیٹے) تھے کوئی دختر (بیٹی) ہوئی ہی نہیں اور سید انبیاء حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت یحیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

ہمبستری (صحبت، جماع، مباشرت Inter Course اس کے سو نام ہیں) کا سنت طریقہ:

ایک سوال کا جواب: جو وقت تمام شرعی ممانعتوں سے خالی ہو..... اس میں تین نیتوں سے:

1۔ طلب ولد صالح ..... کہ توحید و رسالت کی شہادت دے۔ اُمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اضافہ ہو۔

2۔ بیوی کا ادائے حق ..... اور اسے پریشان نظری سے بچانا۔

3۔ یاد الٰہی و اعمال صالحہ کے لئے اپنے قلب کا اس تشویش سے فارغ کرنا..... یوں کہ نہ اپنی برہنگی ہو..... نہ عورت کی کہ حدیث میں ممانعت سخت (یعنی صرف ضرورت کی جگہ سے کپڑا ہٹایا جائے۔)

(طبی نقطہ نظر سے بھی بوقت ہمبستری عورت کی شرم گاہ کو مرد کے لئے دیکھنا منع ہے کیونکہ سخت انتشار بھی اس وقت کم و ختم ہو جاتا ہے' ابرار) اس وقت نہ رو بقبلہ ..... عورت چت ہو اور یہ اکڑوں بیٹھے۔ (جس طرح استنجاء کے دوران بیٹھتے ہیں)..... اور بوس و کنار..... و مساعی و ملاعبت (کھیل چھیڑ چھاڑ) سے شروع کرے۔ جب عورت کو بھی متوجہ پائے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' جنبنا الشیطن و جنب الشیطان ما رزقتنا..... کہہ کر آغاز کرے۔

بخاری و مسلم' مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل اول' اس وقت کلام اور عورت کی شرمگاہ پر نظر نہ کرے۔ بعد فراغت فوراً جدا نہ ہو۔ یہاں تک کہ عورت کی بھی حاجت پوری (یعنی فارغ) ہو کہ حدیث میں اس کا بھی حکم ہے۔ اللہ عزوجل کی بے شمار درودیں ان پر جنہوں نے ہم کو ہر بات میں تعلیم خیر دی اور ہماری کسی حاجت دینی و دنیوی کو مہمل نہ چھوڑا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم حصہ دوم ص 161' شادی کا تحفہ ص 13 انیس احمد نوری)

(پیارے رسول ﷺ کی پیاری دعائیں ص 48' مرتبہ مولانا محمد عطا اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ تعالیٰ' المکتبۃ السلفیہ لاہور' رکن دین ص 250' مصنف حضرت مولانا شاہ محمد رکن الدین علیہ الرحمۃ' ناشر اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ)

جماع کے طریقے حکماء و ڈاکٹرز کے اقتباسات اور وید ک لڑکی اور لڑکے پیدا کرنے کے طریقے:

قرآن مجید کی آیت:

فلما تغشتها حملت حملاً خفيفًا (پ 9' ع 13)

ترجمہ کنز الایمان شریف: پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا۔

تفسیر خزائن العرفان ص 251 مرد کا چھانا کنایہ ہے جماع کرنے سے اور ہلکا سا پیٹ رہنا ابتدائے حمل کی حالت کا بیان ہے۔

دوسرا طریقہ:

جس کے متعلق حدیث پاک میں ارشاد ہے:

اذا قعد بين شعبها الا ربع ثم جهدها

"یعنی مرد جب فرج کے چاروں جانب کے درمیان بیٹھ جائے پھر مشقت میں ڈالے عورت کو۔"

شعب اربع سے کیا مراد ہے اس میں راجح قول یہ ہے کہ عورت کی دو سرین اور دو ران

مراد ہے اور اس کے درمیان بیٹھنا اس وقت ہوگا جب کہ عورت لیٹی ہو اور اس کی ٹانگ اٹھا کر جماع کرے یہ طریقہ حمل ٹھہرانے کے لئے بھی مفید ہے اس لئے کہ رحم کی تھیلی باہر کی طرف ذکر (تناسل) کے بالکل مقابل آجاتی ہے۔

تحفۃ النکاح ص 44-45 تصنیف حضرت مولانا علامہ محمد ابراہیم صاحب پالن پوری، شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام آنند (گجرات) ناشر اسلامی کتب خانہ، اور اسی کتاب کے ص 44 پر۔ خاص صحبت کے بارے میں ایک ڈاکٹر کا مختصر مگر جامع مضمون نظر سے گزرا لہٰذا اس کو پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

"جماع میں عورت پیٹھ کے بل (چت) لیٹے اور نیچے رہے وہ اپنی ٹانگوں کو پھیلائے ہو اور مرد اس کے اوپر اسطرح لیٹے کہ دونوں عضو خاص ایک دوسرے کے مقابل ہو جائیں۔ پھر مرد جماع کر کے قدرت کے منشاء کے مطابق حرکت کرنے لگتا ہے تو اس فعل میں اور لذت پاتا ہے۔ پھر وہ منزل آجاتی ہے کہ مرد کے عضو سے منی خارج ہو کر عورت کی بچہ دانی (یوٹرس) تک پہنچتی ہے اس کے ساتھ ہی عورت کا سارا جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور مرد کا عضو سکڑنا شروع ہو جاتا عورت کے سرین اور کمر کے نیچے ہلکا سا تکیہ رکھ دیا جائے تو لذت اور مزہ حاصل ہونے اور حمل ٹھہرنے کے لئے مفید ہے۔"

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ عورت (بقول اطباء) ہر مہینے میں ایک یا دو مرتبہ بعض کو حیض (طمث) سے پہلے اور بعض کو حیض کے بعد شہوت کی ایک خاص لہر اٹھتی ہے اس وقت وہ صحبت کے لئے بیتاب ہوتی ہے مگر فطری حیاء (شرم) کے سبب زبان سے کچھ کہنے کے بجائے اطوار و انداز سے اظہار کرتی ہے۔ مرد کو چاہئے کہ ایسے وقت کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اس وقت خواہش کو ضرور پورا کرے اس سے محبت بڑھے گی اور لطف بھی خوب آئے گا۔ ایسے اوقات کو ضائع کر کے شہوت ٹھنڈی ہونے پر اس کو چھیڑنا بے مروتی کی بات ہے۔ 12 محشی۔

مشائخ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ جماع ہمیشہ نصف (آدھی) شب (رات) کے بعد اور خالی پیٹ کریں۔ پیٹ بھرا ہونے پر جماع نہ کریں ورنہ اولاد کند ذہن پیدا ہو گی۔ دوران جماع عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھیں۔ ورنہ اولاد کے اندھی ہونے کا خطرہ ہے۔

پلیدی کی حالت میں جماع نہ کریں۔ ورنہ کمزوری پیدا ہو گی۔ جماع کے بعد پیشاب کر لینا امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ ان اچھے اصولوں کی پابندی کریں۔ اولاد نیک بخت اور عقل والی ہو گی۔ (انشاء اللہ عزوجل)

کتاب بستان میں ابو اللیث فقیہ تحریر کرتے ہیں کہ آخر شب جماع کا بہترین وقت ہے۔ اس لئے کہ اول شب معدہ غذا سے پُر ہوتا ہے۔ جو کہ نقصان کا باعث ہوتا ہے اور برہنہ (ننگے) ہو کر جماع نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اولاد بے حیا پیدا ہوتی ہے اور دوران جماع آپس میں زیادہ باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ بچے کے گونگا پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

(بحوالہ تحفہ قلندری یعنی خزینۃ العملیات جلد 2، ص 73-74، تصنیف لطیف پیر طریقت حضرت خواجہ محمد دلاور حسین چشتی قادری نقشبندی اویسی صاحب، ناشر جہانگیر بک ڈپو اردو بازار، لاہور...... طب نبوی ﷺ (اردو) ص 19، اصل تصنیف حافظ اکرام الدین صاحب واعظ، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور)

صحبت کے وقت باتیں...... علاج: فقیہ ابو اللیث نے بستان میں لکھا ہے کہ صحبت کے وقت زیادہ باتیں نہ کی جائیں کیونکہ اندیشہ ہے کہ لڑکا گونگا نہ پیدا ہو۔ ایضاً ص 20

کھڑے ہو کر مجامعت کرنا...... علاج: صاحب فقیہ نے لکھا ہے کہ کھڑے ہو کر صحبت کرنے سے بدن ضعیف و کمزور ہو جاتا ہے اور پیٹ بھرا ہونے پر مجامعت (ہمبستری) نہیں کرنی چاہئے اس سے اولاد کند ذہن پیدا ہوتی ہے۔ ایضاً ص 20

صحبت کے بعد پیشاب کرنا...... علاج: صاحب شرعۃ الاسلام نے لکھا ہے کہ صحبت سے فراغت کے بعد پیشاب کر لینا چاہئے نہیں تو کسی لاعلاج مرض میں گرفتار ہو جائے گا۔

ایضاً ص 21

صحبت کے وقت عورت کی شرمگاہ دیکھنا...... علاج: صاحب شرعۃ الاسلام نے لکھا ہے کہ صحبت کے وقت عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے کیونکہ اس سے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں اولاد اندھی نہ پیدا ہو۔ ایضاً ص 21-22

عورت سے صحبت کرنے کا جائز وقت...... منو مہاراج نے لکھا ہے کہ انسان کو حیض سے

پاک ہونے پر اپنی عورت سے جماع کرنا چاہئے۔ اپنی عورت کے سوا دوسری سے جماع کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لانا چاہئے۔ اماوش، چودش، ان دو دن جماع نہ کرنا چاہئے۔ حیض کے سولہ دن ہوتے ہیں۔ ان میں سے پہلے تین روز اور پچھلے دو روز جماع کے واسطے ٹھیک نہیں۔ باقی گیارہ رات جماع کے واسطے ٹھیک کہی گئی ہیں۔ پہلی تین راتوں میں تو بھول کر بھی جماع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ان راتوں میں صحبت کرنے سے بہت سی بیماریاں لگ جاتی ہیں یہاں تک کہ آدمی نامرد ہو جاتا ہے۔

آیورویدمیں لکھا ہے کہ حیض والی عورت کے ساتھ جماع کرنے سے حیض کی گرمی بذریعہ آلہ تناسل خون انسان میں داخل ہو کر بہت خرابی پیدا کرتی ہے۔ سوزاک، آتشک، بھگندر وغیرہ کی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اب لڑکے کی خواہش رکھنے والے انسان کو چوتھی، چھٹی، آٹھویں، دسویں، بارہویں رات صحبت کے لئے ہیں۔

اور لڑکی کی خواہش رکھنے والے کو پانچویں، ساتویں، نویں اور گیارہویں یہ چار رات ہیں۔ پچھلی چار رات یعنی تیرہویں، چودہویں، پندرہویں اور سولہویں یہ بھی حمل کے واسطے ٹھیک نہیں ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ جفت راتوں میں صحبت کرنے سے لڑکا اور ٹانک (طاق) میں صحبت کرنے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ نیز سات دنوں میں جماع کے لئے سوموار، بیروار (منگل)، شکروار (بدھ) یہ تین رات بہت عمدہ ہیں۔ ان راتوں میں جماع سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ عقلمند، بہادر اور سب طرح سے والدین کا ساتھ دینے والی خاندان کا نام روشن کرنے والی ہوتی ہے۔

باقی دن اچھے نہیں کہے ہیں۔ ان راتوں میں حمل رہنے سے جو اولاد ہوتی ہے وہ والدین کو دکھ ہی دینے والی ہوتی ہے۔ اس لئے پرہیز لازمی ہے۔ ویدک کی کتابوں میں تحریر ہے کہ صبح شام آدھی رات سے پیچھے اور دن میں جماع کرنا تندرستی کے واسطے بہت ہی خراب ہے۔ جماع کے لئے سب سے اچھا وقت وہ ہے جب شام کا کھانا ہضم ہو چکا ہو۔ یعنی رات کو 10 بجے کے قریب۔ جماع کے وقت عورت اور مرد دونوں کو ہر طرح کا سوچ وفکر غصہ وغیرہ ترک کر کے خوشی اور

پریم سے جماع کرنا چاہئے۔ اس وقت عورت اور مرد کے جیسے خیالات ہوں گے ان کا بہت کچھ اثر حمل پر پڑتا ہے۔ اس لئے ان باتوں پر پورا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (مہا کوک شاستر، ہندی اور اردو ص 101-102 باتصویر ترجمہ خاندانی وید پنڈت، مصنف پنڈت کوکا، بھوش پاور پرنٹنگ انبالہ بنگالی پری) مترجم پیارے لال

کتنے عرصہ بعد جماع کرنا چاہئے۔ بہت سے نوجوان تباہ ہو گئے جو یہ عمل رات کو ایک مرتبہ سے زیادہ کرتے تھے یا ہر رات یا دوسری، تیسری، چوتھی، پانچویں رات کرتے تھے۔ اگر بہت جلدی کی جائے تو مہینے میں دو تین دفعہ سے زیادہ نہیں۔

بقراط سے جب پوچھا گیا کہ اس کے زیادہ کرنے میں کیا ہرج ہے تو اس نے جواب دیا کہ تمہاری جان تمہارے بس میں ہے جب چاہو اسے نکال پھینکو غرضیکہ جماع میں بے اعتدالی خودکشی کے مترادف ہے۔ جماع میں کتنا وقت لگنا چاہئے۔ اس میں پندرہویں بیان میں ڈاکٹر فرنیکلن کا حوالہ پڑھیں جس کے ساتھ ہمارا اتفاق ہے۔

بقراط کا قول ہے کہ عورت کے ساتھ مباشرت مہینہ میں ایک بار کرو اور اگر موت چاہتے ہو تو روزانہ فعل کرو۔ عزیزو! اپنی زندگیوں کو موت کے منہ میں نہ ڈالو اور اس فقرہ پر عمل کرو۔

(میں مجبور تھی اور وہ بے غیرت ص 31-32)

کن حالتوں میں جماع کرنا منع ہے:

1- کھانا کھانے کے بعد جبکہ کھانا بھی ہضم نہ ہوا تھا خالی پیٹ اور کھانا کھا کر فوراً جماع کرنا اسی واسطے منع ہے کہ اس وقت طبیعت غذا کے ہضم کرنے کی خواہش رکھتی ہے اگر جماع کی خواہش پیدا ہو گئی تو غذا ہضم نہیں ہو گی جس سے کئی امراض پیدا ہوں گے خالی پیٹ کرنے سے قوت زائل ہو گی جس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

2- ریاضت شاقہ کے بعد بھی یہ فعل ممنوع قرار دیا گیا ہے کیونکہ طبیعت آرام کی خواہش مند ہوتی ہے اس کے خلاف کرنے سے برا نتیجہ نکلتا ہے۔

3- بے خودی کی حالت میں مجامعت اسی وقت کرنی واجب نہیں کہ اس سے قلب اور پھیپھڑوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

-4 دن میں بھی جماع کرنا درست نہیں کیونکہ یہ فعل وحشیانہ مانا گیا ہے اور اگر اس فعل سے حمل قرار پا گیا تو جو اولاد پیدا ہوگی وہ بے حیاء ہوگی۔

-5 شدت سرما میں جماع کرنے سے خشکی (یبوست) اور شدت گرما میں جماع کیا جائے تو صفراوی امراض پیدا ہوتے ہیں۔

-6 رنج وفکر کی حالت میں جماع کرنے سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ بدصورت اور بدمزاج ہوگا۔ اس لئے پرہیز لازم ہے۔

-7 خمار مستی کی حالت میں جماع منع ہے کیونکہ دل اصلی حالت میں نہیں ہوتا اسی واسطے مولود (پیدا ہونے والا بچہ بچی) کند ذہن اور بے خوف ہوگا۔

-8 سورج کے سامنے جماع کرنے سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ منحوس شمار کیا جاتا ہے۔

-9 اگر صبح سفر کو جانا ہو تو ہرگز جماع نہ کریں ایک تو کمزوری کے سبب سفر میں تکلیف ہوگی دوسرے بچہ ٹھیک پیدا نہیں ہوگا۔

-10 بوقت طلوع وآفتاب غروب کے جماع نہ کریں ورنہ بچہ چوریار ہزن ہوگا۔

-11 بیس سال سے کم عمر والے کو ہرگز جماع نہ کرنا چاہئے کیونکہ ابھی اس کا ویرج خام (کچی منی/مادہ منویہ) ہوتا ہے۔

-12 ساٹھ برس کی عمر کے بعد جماع کرنا اس وجہ سے منع ہے کہ اس عمر میں لذت جماع جاتی رہتی ہے البتہ امر مجبوری ہو تو مضائقہ نہیں۔ایضاً ص33-34

حمل سے لڑکا پیدا ہو انشاءاللہ عزوجل:

تفسیر جلالین کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ (جن کو نبی کریم ﷺ کی حالت بیداری میں 72 مرتبہ اور دوسری روایت کے مطابق 75 مرتبہ زیارت ہوئی) تحریر فرماتے ہیں جب شہوت بھڑک اٹھے ٹانگوں کو اوپر اٹھائے نرمی سے داخل کرے اور نرمی سے ہی حرکت کرے ورنہ دونوں (عورت اور مرد) کی کمر بیکار ہو جائے گی۔وقت جماع پستانوں کو بھی ملے۔ جب عورت کی فراغت کا احساس ہو پھر عضو اندر نہ رکھے ورنہ کمزوری آئے گی۔لیکن باہر فارغ نہ ہو کہ عورت کو تکلیف ہوگی۔

فراغت کے بعد دائیں جانب ہو کر باہر نکالے۔کہتے ہیں کہ اس طرح حمل سے اگر نطفہ قرار پائے تو لڑکا پیدا ہوگا۔

اس کے بعد مرد وعورت باریک ونرم کپڑے سے اپنے اپنے اندام صاف کریں۔کپڑا علیحدہ علیحدہ ہونا چاہئے ورنہ نفرت پیدا ہونے کا احتمال ہے۔عورت کو دائیں کروٹ پر سونے کا حکم کرے تاکہ اگر نطفہ قرار پائے تو لڑکا پیدا ہو......اگر بائیں پہلو پر سوئے گی تو لڑکی پیدا ہوگی۔عمدہ جماع وہ جس کا نتیجہ دل کی تازگی طبیعت کی فرحت ہو......اور بُرا جماع وہ جس کا نتیجہ لرزہ وتنگئ نفس......دل کی کمزوری......طبیعت کا متلانا اور محبوبہ کا پسند نہ آنا ہو۔

(ماخوذ مجربات سیوطی ص41 تا43)

مسئلہ: جلد جلد صحبت کرنے سے دماغ بھی کمزور ہوگا اور بینائی بھی۔(حاشیہ تحفہ نصائح ص45)

ہر ماہ کی پہلی رات......اور پندرہویں رات......اور آخری شب جماع نہ کیا جائے کہ ان راتوں میں شیاطین جمع ہوتے ہیں......اسی طرح ہر اتوار اور بدھ کی شب پرہیز کرنا چاہئے۔

(اسوۂ حسنہ اور تحفہ نصائح)

مسئلہ: بعد جماع مرد عورت کے اور عورت مرد کے راز اور پوشیدہ بات کسی پر ظاہر نہ کرے۔

(اسوۂ حسنہ مولانا حشمت علی)

کمزوری کا باعث:

کثرت جماع......یا ایک دن رات میں دو مرتبہ جماع سے......خصوصاً تھکان سے......اور تکلیف کی حالت میں ضرر عظیم کا احتمال......قوت کمزور ہو جاتی ہے بڑھاپے کے آثار قبل از وقت نمودار ہو جاتے ہیں......کہ منی! غذا کا خلاصہ ہے۔جو روح کا مادہ ہے۔پس جب انسان جماع کثیر کا عادی ہو جاتا ہے۔تب پہلے تو منی خارج ہوتی ہے۔پھر غذا اور رطوبت اصلیہ کا خون......منی کی شکل میں آ جاتا ہے......اور رطوبات اصلیہ فنا ہونے سے ہلاکت کا موجب بنتا ہے۔پہلو کی طرف جماع نہ کرے کہ اس سے درد کمر پیدا ہوتا ہے اور نہ عورت کو اپنے اوپر چڑھائے کہ......اس سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔(مجربات سیوطی ص41)

صحبت کے فوراً بعد پانی پینا مضر صحت ہے۔(تحفہ نصائح ص41)

فلسفہ حمل:

استقرار حمل (Fertilization) عورت کے رحم میں مرد کے حیوانات منویہ اسپرم اور عورت کے بیضہ (Ovum) (اووم) کے باہم ملنے سے جو استقرار (حمل ٹھہرنے) کا عمل شروع ہوتا ہے وہ ہی حمل (Pregnancy) کہلاتا ہے اور یہ عمل مرد کی مباشرت (Inter Course) کے نتیجے میں عمل میں آتا ہے۔ آج کل مباشرت کے علاوہ عورت اور مرد کے مادہ منویہ کو ایک ٹیسٹ ٹیوب میں لے کر بھی عمل تخصیب کر دیا جاتا ہے اور بعد میں ایک نالی کے ذریعے دوبارہ عورت کے رحم (Uterus یوٹرس) میں یہ مواد ڈالا جاتا ہے جو کہ پھر استقرار حمل کے تمام دور رحم مادر میں مکمل کرتا ہے۔

مرد کی منی (Semen) میں لاتعداد اسپرم ہوتے ہیں۔ یہ اسپرم مخصوص خلیوں کی وجہ سے حرکات کرتے ہیں۔

یہ اسپرم یا کیڑا 0.05mm لمبا، سر بیضوی اور چپٹا۔ جسم اسطوانی جو کہ سر کے نیچے سے شروع ہوتا ہے اور دم لمبی ہوتی ہے۔ اس کے سر میں مادہ نواۃ ہوتا ہے۔

یہ مادہ منویہ اپنی حرکات کی وجہ سے جوف رحم میں قاذف نالی کے منہ تک بیضہ انثیٰ کی تلاش میں پہنچ جاتا ہے اور بیضہ اور اسپرم کا عمل عموماً قاذف نالی کے باہری تہائی حصے پر ہو جاتا ہے اسے انتفاخ یا Ampulla کہتے ہیں۔

حیوانات منویہ خصیتین سے خارج ہونے سے قبل بالغ ہو جاتا ہے اور اس کے کروموسومز (خیوط لونیہ) بھی آدھے رہ جاتے ہیں۔ بیضۃ المنی Ovum قاذفین کے ذریعہ رحم تک پہنچتی ہے۔ اس کے بھی کروموسومز آدھے رہ جاتے ہیں۔

بیضہ انثیٰ Ovum میں مادہ منویہ اسپرم داخل ہو جاتا ہے اور اس کے جسم اور دم غائب ہو جاتی ہے اور اس کا سر جس میں مادہ نواۃ Nucleus ہوتا ہے بیضۃ المنی کے نواۃ سے مل جاتا ہے اور دونوں مل کر ایک نواۃ Neucleus بن جاتے ہیں۔

جس میں آدھے مرد اور آدھے عورت کے کروموسومز (خیوط لونیہ) ہوتے ہیں۔
بیضۃ المنی میں استقرار سے قبل 23 کروموسومز ہوتے ہیں۔ ان میں ایک جنسی Sexual

جو کہ X کہلاتا ہے اور 22 جسمی ہوتے ہیں جبکہ حیوان منویہ میں 23 کروموسومز ہوتے ہیں ان میں ایک جنسی Y یا X اور 22 جسمی ہوتے ہیں اس طرح استقراری بیضہ میں 23 کروموسومز کے جوڑے ہوتے ہیں۔

ان میں ایک جوڑا جنسی کا ہوتا ہے یا تو وہ XX (زنانہ) یا XY (مردانہ) ہوتا ہے۔

جنسی (مرد یا عورت) کا تعین قدرت کی طرف سے بیضہ کے استقرار کے وقت ہی ہو جاتا ہے کیونکہ جس طرح کے کروموسومز حیوان منویہ سے خارج ہوں گے وہی جنس تیار ہو گی اس لئے حیوان منویہ سے X جنسی خیوط لونیہ خارج ہوگا تو XX لڑکی کی پیدائش ہو گی اور اگر حیوان منویہ میں سے Y کروموسومز نکلتا ہے تو پھر XY لڑکے پیدا ہوں گے۔ (علم القابلہ ص 25-26 از پروفیسر حکیم ڈاکٹر محمد سلیم احمد خان، ڈی-ایچ-ایم-ایس، بی-ای-ایم-ایس، فاضل الطب والجراحت، پروفیسر امراض نسواں وعلم القابلہ، طبیہ کالج، لاہور)

منی (رطوبت منویہ) (Semen):

یہ ایک سفید رطوبت ہے جو ایک خاص قسم کی بو رکھتی ہے اس میں کچھ چھوٹے اور لمبے اجسام پائے جاتے ہیں اور کچھ شفاف اور بے رنگ رطوبت ہوتی ہے ان لمبے اجسام کو کرم منی حیوانات منویہ سپرمیٹوزوا (Spermatozoa) کہتے ہیں۔

ان کا قطر تقریباً 1/4000 انچ ہوتا ہے۔ یہ لمبے لمبے باریک سے اجسام ہوتے ہیں جن کا ایک سرا چپٹا، بیضوی نوکدار شکل کا ہوتا ہے اس کو سر کہتے ہیں۔

دوسرا سرا باریک دھاگہ کی مانند ہوتا ہے۔ اس کو دم کہا جاتا ہے اور درمیانی حصے کو جسم کہتے ہیں۔ منی کی رطوبت کو سائل منویہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس میں رطوبت بیضہ پائی جاتی ہے۔

(تشریح حبیب جلد دوم ص 128 مؤلفہ حکیم ملک عطاء اللہ حبیب ڈی آئی ایم ایس (علیگ) پروفیسر تشریح (اناٹومی) طبیہ کالج (انجمن حمایت اسلام) لاہور)

منی: ہضم چہارم کا فضلہ ہے جو غذا کھانے کے بہتر (72) گھنٹہ بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ جسم کا عطر یا

روح ہے جو کہ تمام رگ وریشہ سے کشید ہو کر نکلتا ہے۔اسی وجہ سے منی خارج ہونے پر بدن میں کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے۔اگر اس کی حفاظت کی جائے تو بدن نہایت طاقتور ہو جاتا ہے۔

مذی: وہ سفید رطوبت ہے جو کہ تعوذ (خواہش جماع) کے وقت ذکر کے منہ پر آ جاتی ہے۔اس کے تھوڑے اخراج سے تو چنداں کمزوری نہیں ہوتی البتہ اگر ہر وقت نکلتی رہے تو کمزور اور نکما بنا دیتی ہے۔

ودی: جو سفید رطوبت پیشاب کی نالی کو صاف کرنے کے لئے پہلے ذرا سی نکلا کرتی ہے اس کو ودی کہتے ہیں۔

جب ان تینوں میں سے کسی ایک کا اخراج حد اعتدال سے بڑھ جائے تو جریان (سپرے ٹوریا) کہلاتا ہے۔لیکن ان میں سے سب سے زیادہ خطرناک جریان المنی ہے (جو عام طور پر جب مریض کو قبض (حصر بدھ کوشٹ) کانسٹی پیشن ہو جاتا ہے اور وہ پاخانہ کے وقت زور لگاتا ہے تو تین چار قطرے منی کے نکل جاتے ہیں۔) یہ مرض آج کل اس کثرت سے ہے کہ اگر ہم پچانوے فیصدی بھی کہہ دیں تو مبالغہ نہیں بلکہ بچ بچ چار پانچ فیصدی ہی کوئی۔

(کنز المجربات ص269، حکیم محمد عبداللہ جہانیاں ملتان)

حیوانات منویہ (منی کے کیڑے):

ان کا بیضوی شکل کا سر 1/5000 انچ لمبا 1/8000 انچ چوڑا اور 1/25000 انچ دبیز ہوتا ہے۔سر کے ایک طرف ذرا سی باریک نوک، چھوٹی سی گردن اور دبیز ہوتا ہے۔

دم کے ذریعے یہ بڑی تیزی سے حرکت کرتا ہے اور تقریباً پندرہ سیکنڈ میں ایک انچ کا فاصلہ طے کر لیتا ہے۔جسم سے باہر یہ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے تک حرکت کر سکتا ہے لیکن عورت کے جسم میں اس کی حرکت ہفتہ عشرہ تک قائم رہتی ہے۔(جنسی میلان ص11)

استقرار حمل:

جب مرد کا مادۂ تولید عورت کے مادۂ تولید سے مل جاتا ہے یعنی جب اووم و کرم منی یا بیضہ و تخم کا باہم وصال ہو کر نطفہ قرار پا جاتا ہے تو اس میں اسی وقت سے بہت سی تبدیلیاں ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔چنانچہ جب قاذف نالی کے آزاد سرے کے پاس اووم (عورت کا انڈا)

بار آور ہو جاتا ہے تو پہلے اس کے غلاف کے اندر ہی اندر اس کی زردی دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور پھر دو سے چار اور چار سے آٹھ حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔جن کے باہم ملنے سے ایک دانہ دار خوشہ مثل دانہ شہتوت کے بن جاتا ہے۔جس کو اصطلاح میں میوری فارم باڈی کہتے ہیں۔

نوٹ: اووم تقسیم در تقسیم ہوتے ہوئے جن بے شمار کیسوں میں منقسم ہوتا ہے۔ان میں سے ہر ایک کیسہ جب دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے تو ان دونوں حصوں میں کروموسومز کی لاتعداد بھی بالکل مساوی تقسیم ہوتی ہے۔

جن میں نصف والد کی طرف سے ہوتے ہیں اور نصف والدہ کی طرف سے لہٰذا جدید نظریہ کی رو سے جنین نا مولود کے جسم سے ہر ایک ایک کیسہ (سیل) میں والدین کے شمائل و خصائل موروثی طور پر منتقل ہوتے ہیں۔

اووم میں مذکورہ بالا تبدیلیاں ہوتے ہوئے وہ دس پندرہ روز کے عرصہ میں قاذف نالی (خصیۃ الرحم کی نالی) میں سے گزرتا ہوا جوف رحم میں پہنچ جاتا ہے اور وہاں پر کسی جگہ رحم کی دیوار سے چپک جاتا ہے اور پھر جیسا کہ مذکور ہوا کہ غلاف اووم کے اندر ہی اندر اس کی زردی بے شمار کیسوں میں تقسیم ہو کر ان کا ایک دانہ دار شہتوت نما خوشہ بن جاتا ہے پس اس شہتوت نما خوشہ کی بالائی سطح پر کیسوں کے باہم ملنے سے ایک اور پردہ یا غلاف بن جاتا ہے۔جس کو اصطلاح میں بلاسٹوڈرم[1] (غشا جرثومی بیضہ) کہتے ہیں۔اس خوشہ کے اندر جو رطوبت پیدا ہوتی ہے اس سے رفتہ رفتہ یہ غلاف پھولتا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ زوما پے لیوسیڈ (غلاف اووم) کی اندرونی سطح کے ساتھ آ لگتا ہے اور چونکہ غلاف اووم پھلتا نہیں اس لئے وہ آخرکار دباؤ کے باعث معدوم ہو جاتا ہے اور صرف یہ نیا پیدا شدہ غلاف (بلاسٹوڈرم) ہی باقی رہ جاتا ہے۔جو کچھ عرصہ بعد مندرجہ ذیل تین طبقات میں منقسم ہو جاتا ہے:

1- بیرونی طبقہ جس کو ایکٹوڈرم یا اپی بلاسٹ (Epiblest) کہتے ہیں۔
2- درمیانی طبقہ جس کو میسوڈرم یا میسو بلاسٹ (Mesoderm) کہتے ہیں۔
3- اندرونی طبقہ جس کو اینڈوڈرم (Endoderm) یا ہائپو بلاسٹ کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا تینوں طبقات سے جنین کا تمام جسم بنتا ہے۔چنانچہ

(1) بیرونی طبقہ سے بدن کا بیرونی حصہ یعنی جلد اور اس کے ملحقات (بال وناخن وغیرہ) مغز و حرام مغز اور آلات حواس خمسہ کے حسی پرت بنتے ہیں۔

(2) اندرونی طبقہ سے بدن کا اندرونی حصہ غذا کی نالی (جو منہ سے مبرز تک ہے) کا استر، ہوا کی نالی حنجرہ، قیصبہ یہ اور ہوائی کیسوں) کا استر مثانہ اور مجری بول کا استر بنتا ہے۔ نیز غدد معدی وجگر اور لبلبلہ وغیرہ بنتے ہیں......اور

(3) درمیانی طبقہ سے عضلات یعنی گوشت، ہڈیاں وکرّیاں، احشاء خون، عروق، اعضاء تولید و اعضاء بول وغیرہ بنتے ہیں۔

علاوہ ازیں باردار اووم (علقہ)[1]

[1](علقہ کے لغوی معنی ہیں: (1) خون کی پھٹکی، (2) لٹکی یا چمٹی ہوئی چیز، (3) جونک باردار اووم رحم کی اندرونی جھلی پر کسی جگہ چمٹ جاتا ہے اس مناسبت سے اس کو علقہ کہتے ہیں۔) کے جوف رحم میں پہنچنے سے پیشتر ہی رحم کا استر یعنی اس کی اندرونی جھلی (میوکس ممبرین) موٹی ہو جاتی ہے اور اس میں خون کی رگیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔

یہاں تک کہ جوف رحم کی یہ بلغمی جھلی ہر طرف سے موٹی ہو کر اور باہم مل کر جوف رحم کو پُر کر دیتی ہے۔

جوف رحم کے یہ تغیرات ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے کہ ہر ماہ میں بوقت حیض ہوا کرتے ہیں۔ مگر اب نطفہ ٹھہرنے کے وقت یہ زیادہ تر نمایاں ہوتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم میں جہاں پر نطفہ ٹھہرتا ہے رحم کی اندرونی جھلی پھول کر نرم اور دبیز ہو جاتی اور جب تک نطفہ کا تعلق رحم سے اچھی طرح نہیں ہو جاتا تب تک وہ اسی جھلی سے پرورش پاتا رہتا ہے اور چونکہ بعد ولادت یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد یہ جھلی جس کی شکل بہت کچھ بدل جاتی ہے، تقریباً ساری خارج ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کو عربی میں اعشاء ساقط اور انگریزی میں ''ڈی سیڈوآ'' کہتے ہیں۔

اور اس کے مندرجہ ذیل تین حصے ہوتے ہیں۔

جو پہلے ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں لیکن بعد کو باہم مل جاتے ہیں۔

(ہیومن اناٹومی (و) فزیالوجی (یا) تشریح انسانی (و) منافع الاعضاء ...

9 تا 11، ایڈیشن ساتواں، مصنفہ ومؤلفہ شمس الاطباء حکیم وڈاکٹر غلام جیلانی خان صاحب، سابق میڈیکل آفیسر سفارتخانہ دولت عظمٰی برطانیہ سیستان ایران ورکن مجلس حفظ الصحۃ بنام ہمایوں اعلیٰ حضرت شہنشاہ مملکت ایران و ممتحن طبیہ کالج دہلی و جامعتہا ئے حکیم حاذق وعمدۃ الحکماء وزبدۃ الحکماء (متعلقہ پنجاب یونیورسٹی) اسلامیہ کالج، لاہور)

تکاثر الخلیہ (سیل ڈویژن)(Cell Division):

-1 بلاواسطہ (Direct Cell Division) براہ راست تقسیم

-2 بالواسطہ (Indirect Cell Division)

1- بلاواسطہ (Direct Division):

ابتدائی دور کے خوردبینی زندہ اجسام مثلاً جراثیم وغیرہ جن میں نواۃ نہیں ہوتا۔ اگر ان کو درست قسم کی غذا اور حرارت مل جائے تو 24 گھنٹوں کے اندر چند ایک جراثیم ہزاروں کی تعداد میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ایسی تقسیم کو بلاواسطہ تقسیم کہتے ہیں۔ اسے تولیدی تقسیم بھی کہتے ہیں۔

Protozoa (پروٹوزوا) جس میں گو نواۃ ہوتا ہے وہ بھی اسی تقسیم سے تعداد میں بڑھتے ہیں۔

صرف ملیریا کا Plasmodium ایسا Protozoa پروٹوزوا ہے جو انسان کے اندر تو بلاواسطہ تقسیم سے لاتعداد میں بڑھتا ہے لیکن مچھر کے اندر بلاواسطہ (Indirect) یعنی Sexual طریقہ سے تقسیم ہوتا ہے۔

2- بالواسطہ تقسیم (Indirect Division):

اس کی مزید دو قسمیں ہیں: ایک مساوی Mitosis اور دوسری کو Meiosis (Reduction) کہتے ہیں۔

(i) Mitosis بالواسطہ تقسیم:

انسانی جسم کے ہر خلیہ میں نواۃ ہوتا ہے اس نواۃ میں 46 کروموسوم ہوتے ہیں جو

23 جوڑوں میں ہوتے ہیں۔

اس قسم کی تقسیم کے وقت کروموسومز کی تعداد دگنی گویا 46 جوڑے (92 کل تعداد) ہو جاتی ہے۔ اسی اثناء میں جسم مرکزی دو حصوں میں تقسیم ہو کر خلیہ کے دونوں کناروں تک پہنچ جاتے ہیں اور ریشوں سے رابطہ قائم رکھتے ہیں۔ ان ریشوں میں 23 جوڑے ایک کنارے پر اور باقی 23 جوڑے دوسرے کنارے پر چمٹ جاتے ہیں۔ اب یہ خلیہ مختلف مرحلوں سے گزرتی ہوئی دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ آخر میں ہر ایک خلیہ میں 46 کروموسوم (Chromosome) جو پہلے تھے وہی ہی ہوں گے۔

تولیدی اعضاء کی خلیات Mitotic تقسیم سے تعداد میں بڑھتے ہیں۔ اس کے چار مرحلے ہوتے ہیں اور ان کے نام یہ ہیں:

1- Prophase پروفیز
2- Metaphase میٹافیز
3- Anaphase اینافیز
4- Telophase ٹیلوفیز

:Meiosis (ii)

Meiosis (Reduction) تقسیم اور Mitotic تقسیم کے وقت Chromosome کی تعداد 23 جوڑوں سے آدھی ساڑھے گیارہ جوڑے رہ جاتی ہے۔

اس قسم کی تقسیم کے خلیات میں شروع میں Chromeosome جوڑوں کی تعداد دگنی ہو جاتی ہے۔

تولیدی اعضاء (خصیہ اور خصیۃ الرحم) کی ابتداء میں ہر خلیہ کے اندر 46 کروموسومز (22 جوڑا موروثی اور ایک جوڑا جنسی) ہوتے ہیں۔ لیکن جوانی کے وقت ایک ایک کر کے ہر خلیہ پختہ ہوتا ہے۔

اس موقعہ پر تقسیم وجود میں آتی ہے اور یہ تقسیم Meiosis طریقہ سے ہوتی ہے گویا دو حصوں میں تقسیم ہونے پر ہر ایک میں آدھے کروموسومز رہ جاتے ہیں۔

گویا 11 جوڑے موروثی اور آدھ جوڑا جنسی ہوگا۔

جوڑہ کے آدھے حصہ کو اب Gametes یا سپرم یا Germcell اور عورتوں میں Egg Cell کہتے ہیں۔ مرد میں ایک آدھا حصہ X کروموسومز اور دوسرے آدھے حصہ میں Y کروموسومز ملیں گے۔ لیکن عورت کے ایک آدھے حصہ (Gametes) میں X کروموسومز اور دوسرے گویا مرد کے Semen میں آدھے اور آدھے Y Gametes ہوں گے اور اندازاً ایک کیوبک ملی میٹر (Per C mm) Semen میں ایک لاکھ سپرم ہوتے ہیں۔ تخصیب (Fertilization) کے وقت یعنی Zygote بننے کے وقت مرد کا X عورت کے X سے مل گیا تو (لڑکی) مادہ جنس ہوگی لیکن اگر مرد کا Y (Gamete) عورت کے X سے مل گیا تو مرد جنس ہوگی۔

(Pathology; p. 22-23)

(ماہیت الامراض از میجر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر غلام حیدر خان نیازی' آئی ایم ایس' ایم بی ایس (پنجاب)' ڈی بی ایچ (لندن)' پرنسپل ہمدرد طبی کالج' کراچی)

ماں کے جسم میں پیٹ کے نیچے ایک حصہ جسم کا چھوٹی سی تھیلی کی شکل میں ہے جسے رحم کہتے ہیں۔ اس رحم کے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے دو خصیے کی شکل کی چیزیں ہیں۔ جنہیں بیضہ یا خصیہ رحم کہتے ہیں۔ ان خصیوں کے اندر اتنے ننھے منے ہزاروں جاندار جراثیم ہیں جنہیں Cell (Germ) یا مادہ حیات' زندگی کے سیل (تخم) بیج کہتے ہیں۔

یہی ننھا سا سیل (Cell) تخم' انسانی زندگی کا بنیادی تصور ہے۔ باپ کے جسم میں بھی ایسے ہی دو خصیے ہیں جن میں لاکھوں جراثیم منی موجود ہیں جنہیں سپر مانوزوا کہتے ہیں۔

یہ مرد میں تخم یا بیج کا کام دیتے ہیں۔ یہ بھی اتنے ننھے ہیں کہ خوردبین (مائیکروسکوپ) کے سوا دیکھے نہیں جا سکتے۔

عورت کے اس تخم کو (Germ Cell) اور مرد کے اس تخم کو (Spermatozoa) کہتے ہیں۔ ان دونوں کے باہم ملنے سے ہی نطفہ قرار پاتا اور ایک ننھے بچے کی بنیاد بنتی ہے۔ ان دونوں کے ملاپ کے بغیر کوئی نطفہ قرار نہیں پا سکتا۔

(جنسیات کی پہلی کتاب ص 19' مصنف ممتاز ماہر جنسیات حکیم یوسف

صدارتی ایوارڈ یافتہ)

جالینوس کہتا ہے: ''والدین کے دائیں پہلو سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ حصے دوسرے حصوں سے زیادہ گرم ہوتے ہیں لیکن بہت یہ سمجھتے ہیں کہ جس پہلو میں دل ہوتا ہے وہ زیادہ گرم ہوتا ہے۔ لیکن اصل یہ ہے کہ فرانس میں دلہنوں کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اگر وہ لڑکے کی خواہاں ہوں تو دائیں پہلو سویا کریں۔''

1870ء میں رسالہ ''نسٹ'' میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ جو عورتیں ہمیشہ دائیں طرف سوتی ہیں ان کے صرف لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر لڑکے کی خواہش ہو تو دائیں پہلو پر اور اگر لڑکی کی خواہش ہو تو بائیں پہلو پر لیٹنا چاہئے۔ (البرٹس میگ نس)

لڑکا پیدا ہونے کا اصول:

مردوں میں سُوریہ گُن (سورج کا وصف) زیادہ ہوتا ہے۔ عورت میں چندر ماگُن (چاند کا وصف) مرد سورج کی کرنوں کی مانند تیج اور جلال محنت کش اور سخت جان ہوتے ہیں۔ عورتیں چاند کی کرنوں کی مانند طبیعت والی حسین نرم دل اور اولاد کے واسطے محبت کا جذبہ رکھنے والی ہوتی ہیں۔

اصول یہ ہے کہ جب حمل میں سورج گن کی زیادتی ہو گی تو اولاد نرینہ (لڑکا) ہو گی۔ چندر ما گن کی زیادتی ہو گی تو لڑکی پیدا ہو گی۔ حمل کے چوتھے ماہ بچے کے اعضاء الگ الگ بننے لگتے ہیں۔ اگر اس عرصہ کے اندر اندر سورج گن بڑھایا جا سکے تو اولاد نرینہ ضرور ہو گی۔

یونانی آیورویدک حکمت میں سورج گن اور چندر ما گن والی کئی خاص دوائیاں ہیں۔ حمل کے تین مہینے کے اندر سورج گن والی دوائی کا استعمال اگر حاملہ کو کرایا جائے تو اس کے اندر اندر سورج گن بڑھ جانے سے اولاد نرینہ ہو گی۔ مجھے اس اصول کا اور سورج گن رکھنے والی دو چار جڑی بوٹیوں کا علم ہے اسی واسطے مجھے کامیابی ہو رہی ہے۔

جن کی یہ خواہش ہو کہ اولاد نرینہ پیدا ہو وہ تین ماہ ختم ہونے سے پہلے بلکہ حمل ٹھہرنے کے بعد جلد از جلد اس مطلب کی دوائی استعمال کریں۔

(ہدایت نامہ غذا ص 312 'بندہ کویراج ہرنام داس)

نکتہ: واضح رہے کہ ایک ماہ ایسا ہوتا ہے جسے بارآور کہتے ہیں۔ اس میں عورت حاملہ ہو سکتی ہے دوسرا ماہ غیر بارآور یا خالی ہوتا ہے۔ اس میں عورت کو حمل نہیں ٹھہرتا۔ پس یہ سفوف اگر ایسے مہینہ میں کھایا جائے کہ وہ بارآور یا خالی ہوتا ہے۔ اس میں عورت کو حمل نہیں ٹھہرتا۔

مگر اسباب کا دفعیہ پورے طور پر نہ ہوا اور اگلا خالی تھا تو نتیجہ تیسرے ماہ ظاہر ہو گا۔ یا ایسے مہینہ میں شروع کیا گیا کہ وہ خالی تھا۔

تو نتیجہ دوسرے یا چوتھے مہینہ ظاہر ہو گا۔ یاد رہے کہ حمل یا تو حیض سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر قرار پاتا ہے۔ یا حیض آنے سے پہلے ایک ہفتہ میں اور ان میں بھی خصوصاً تیسرا' چوتھا اور پانچواں دن ایسا ہوتا ہے کہ عورت میں حاملہ ہونے کی استعداد (طاقت) زیادہ ہوتی ہے۔ بس ان دنوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے درمیانی ایام خالی ہوتے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا تھا کہ اگر طہر (پاک) کے بعد پہلے ہفتہ میں حمل قرار پاتا ہے اور خصوصاً وہ ان ایام چاند راتوں کے ہیں تو عموماً لڑکا تولد ہوتا ہے اور اگر آخری ہفتہ میں حمل ہوا ہے تو عموماً لڑکی۔ چونکہ نطفہ مرد اور عورت کی منی کی آمیزش سے قرار پاتا ہے۔

اس لئے دونوں میں سے جس کی منی اقوی اور اغلب ہوتی ہے اسی کے مطابق اولاد ہوتی ہے۔ رحم میں دو تھیلیاں ہوتی ہیں۔ ایک دائیں طرف' ایک بائیں طرف۔ ایک قوی اور دوسری ضعیف۔ اگر عورت کی دائیں جانب قوی ہے تو اس کو زیادہ لڑکیاں ہوں گی۔

خصوصاً پہلے حمل میں لڑکی ہو گی کیونکہ نطفہ اس کی بائیں جانب کی تھیلی میں قرار پائے گا' خصوصاً ہوں گے۔ خصوصاً اول حمل میں لڑکا ہو گا۔ کیونکہ نطفہ اس کی دائیں جانب کی تھیلی میں قرار پائے گا۔ علیٰ ہذا!! اگر مرد کی دائیں جانب قوی ہے تو اس کے ہاں عموماً لڑکے ہوں گے۔

بشرطیکہ اس کی بیوی کی دائیں جانب قوی ہو اور جس مرد کی بائیں جانب قوی ہو گی اس کے ہاں عموماً لڑکیاں۔ اگر عورت کی دائیں جانب قوی ہے اور مرد کی بائیں تو اسے اول حمل میں لڑکی ہو گی جو کہ بکثرت لڑکیاں ہوں گی اور اگر زن (عورت) و شوہر (مرد) دونوں کی قوی جانب ایک ہی ہے تو جس کی قوت اضافی طور پر قوی اور غالب ہو گی' اسی کے موافق اولاد لڑکا یا لڑکی پیدا ہو گی۔

(عوامی ڈاکٹر حصہ دوم ص 147-148 ' اشاعت جنوری 1982ء از قلم حکیم بی اے شاد گولڈ میڈلسٹ فرید کوٹی ''ماہنامہ طبی شاہکار'' لاہور)

لڑکا یا لڑکی ذمے دار عورت نہیں مرد ہے۔ (طبی ماہرین)

عورت میں XX جبکہ مرد میں Y کروموسومز ہوتے Y کروموسومز ہی لڑکا پیدا کرتا ہے۔ لڑکوں یا لڑکیوں کی پیدائش یا کوئی خاص سیزن نہیں ہوتا۔

(ڈاکٹر شاہدہ حسین' طیبہ اور صائمہ چودھری)

لاہور (خاتون رپورٹر) ماہر امراض نسواں ڈاکٹر شاہدہ حسین نے کہا کہ لڑکی کی پیدائش مرد کے کروموسوم سے ہی ہوتی ہے مرد کا X کروموسوم عورت کے کروموسوم سے ملے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے اور اگر مرد کا Y کروموسوم عورت کے کروموسوم سے ملے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ عورت کو بیٹی کی پیدائش کا ذمہ دار ٹھہرانا غلط ہے۔ انہوں نے بتایا کہ لڑکوں یا لڑکیوں کی شرح میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر طیبہ اور ڈاکٹر صائمہ چودھری نے بھی بتایا کہ ہسپتالوں میں زیادہ تر لڑکیوں کی پیدائش ہو رہی ہے وہ دولت مند اور تعلیم یافتہ گھرانے بھی لڑکے کے خواہش مند ہیں۔

(روزنامہ انقلاب' لاہور 31 مارچ 2003ء)

لاہور (خاتون رپورٹر) مولانا سید نے کہا کہ میڈیکل سائنس کا یہ دعویٰ کہ لڑکے یا لڑکی پیدائش کا ذمے دار مرد ہے' سراسر جھوٹ ہے۔ قرآن مجید میں یہ واضح طور پر لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جینز کی ذمہ داری خود پر لے رکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جس کو ہم چاہتے ہیں لڑکی عطا فرماتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں لڑکا اور جس کو چاہتے ہیں بانجھ کر دیتے ہیں۔ قرآن کے بعد دوسرا کوئی جواز نہیں رہ جاتا۔

انہوں نے کہا کہ قیامت کی نشانیوں میں یہ نشانی بھی بتائی گئی ہے کہ 100 عورتوں کے لئے ایک مرد ہوگا اور اس وقت خواتین کی شرح 60 فیصد تک پہنچ گئی ہے اور لڑکیوں کی پیدائش میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ پیش گوئی ثابت ہونے میں دیر باقی نہیں رہی۔

قاری بہادر نے کہا کہ لڑکی یا لڑکے کا ہونا خدا کے ہاتھ میں ہے مرد یا عورت پر اس کی

ذمہ داری ڈالنا قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ جو لوگ عورتوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں وہ جہالت کے مرتکب ہیں۔ جہاں تک میڈیکل سائنس کا تعلق ہے وہ اسلام کے منافی ہے۔

(روزنامہ انقلاب' لاہور 31 مارچ 2003ء)

لاہور (خاتون رپورٹر) ماہر شماریات پروفیسر پرویز نے بتایا کہ قدرت نے ایک نظام مقرر کر رکھا ہے جس کے تحت مرد اور عورت کی شرح برابر ہے۔ انہوں نے کہا کہ جدید دور میں خواتین کی شادیوں کا مسئلہ اس لئے شدت اختیار کر گیا ہے کہ کماؤ لڑکوں کی تعداد کم ہے۔

(روزنامہ انقلاب' لاہور 31 مارچ 2003ء)

طب یونانی کی باہیہ معلومات:

از ضیاء الابصار فی حد الباہ (بزبان فارسی)

یہ کتاب حکیم محمود خان اعظم دہلوی صاحب مرحوم و مغفور کی تصنیف ہے۔

والد گرامی: حکیم محمد اجمل خان دہلوی علیہ الرحمۃ اور اس کتاب کا مترجم عبدالباری آسی بنام ''جنس و محبت کے اسرار'' جنسی مسائل اور ان کے حل پر عالمی شہرت یافتہ کتاب ہے۔

امابہ باب فطانت و براصحاب بصیرت مخفی نخواہد بود کہ نشاء اصلی شہوت جماع قلب است۔ و چہرا نباشد کہ قلب را رئیس مطلق قرار دادہ اند۔ الا قلب بواسطہ روح شوقیہ دماغی انجام بخوبی ے دہد۔ از تجربہ ثابت کہ اکثر عزم قلبیہ داعی بر مجامعت میگر در دسبب عدم رہبری شوقیہ کما ینبغی بوجود نے آید و نیز عند عزم شوقیہ بغیر خواہش قلب و جوش ممکن نمی باشد۔ پس حصول مجامعت کماہی بشرط تقدم عزم قلبی و معاونت شوقیہ منوط گردید و حس کہ ادراک لذت جماع بدخول و اخراج و انزال است از دماغ و نخاع و دم معتدل از کبد و نزد شہوت طبعی جماع از کبد بمشارکت کردہ مقرر است

(منقول از صفحہ 41)

ترجمہ: لیکن صاحبان دانائی اور اہل بینش پر مخفی نہیں ہے کہ محل اصلی شہوت جماع کا قلب اور ایسا کیوں نہ ہو کہ نظام جسمانی میں رئیس مطلق قلب ہی کو مانا ہے لیکن روح شوقیہ دماغی کے وسیلہ سے قلب اس کو انجام دیتا ہے اور تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اکثر ارادہ قلبی ہی مجامعت کی طرف راغب کرتا ہے اور اگر روح شوقیہ رہبر نہ ہو تو خواہش جماع جیسا چاہئے وجود میں نہیں آتی اور

عزم شوقیہ سے متعلق ہوااورادراک لذت جماع کا احساس جوادخال اخراج اور انزال سے متعلق ہے۔ دماغ نخاع اور جگر کے خون معتدل سے وابستہ ہے اور ارتکاب شہوت طبعی جماع کا کبدمع شرکت کردہ ثابت ہے۔

نوٹ: اس تحریر سے ظاہر ہے کہ جماع کی مقدم تحریک قلب میں ہوتی ہے اور ثانوی طور پر اس تحریک میں دماغ بھی ثابت ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ قلب کیا چیز ہے اور کہاں پر واقع ہے اور جس سے دوران خون ہوتا ہے یا قلب سے مراد دماغ ہے جس کے اندر ارادہ اور تصورات بنتے ہیں۔ اگر قلب سے مراد دماغ کی ہوتی تو لفظ قلب کے مقابلہ میں استعمال نہ کیا جاتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قلب کے معنی یہاں پر دل کے ہیں اور دل وہ دل ہے جو اضلاع (پسلیاں) کے نیچے چھاتی کے اندر واقع ہے۔ دوران خون والے قلب کو منبع اشتہائے مجامعت ماننے کے بعد اعتراض پیش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

منی کی تولید کس طریق سے ہوتی ہے:

غذائیں چار ہضم ہوتے ہیں۔ پہلا ہضم کیلوسی معدہ میں واقع ہوتا ہے۔ دوسرا ہضم کیموسی کبد میں۔ تیسرا عروقی عروق کے اندر اور چوتھا عضوی اعضاء کے اندر جب چاروں ہضم ہو چکے ہیں تو غذا کا وہ حصہ جو ما ینفصل بعد الغذا الاعضاء ما یحتاج الیہ بدن اعضاء کو غذا دینے کے بعد بچ رہتا ہے۔ اس کے اندر مرتبہ ثانی نضج واقع ہو کر اس کی منی بنتی ہے۔ یعنی غذا کا وہ حصہ جس نے اعضاء کی شکل ابھی اختیار نہیں کی ہوتی منی بن جاتا ہے۔

منی بننے کے دو طریقے بیان کئے گئے ہیں:

(1) صاحب بحر الجواہر کا خیال ہے کہ بعد تناول غذا معتدل بہفتاء دو دو ساعت قابل استحالہ منویت بود۔ از جمیع اعضاء براہ عروقے کہ قاسم غذا اند بہ کبد می آید۔ واز کبد بواسطہ اجوف نازل کلیتین واز کلیتین ایضاً بواسطہ شعبۂ جوفے بہ انثیین آمدہ نضج گشتہ اند بہ انثیین رسیدہ نضج مرتبہ ثانی یافتہ منی گردد واز آں جا باوعیہ منی میرسد۔

ترجمہ: معتدل غذا 72 گھنٹے کے بعد منی بننے کے قابل ہو جاتی ہے۔ ہضم چہارم کے بعد تمام اعضاء میں سے قاسم غذا عروق کے راہ گزر کر غذا جگر میں پہنچتی ہے اور جگر میں سے اجوف نازل کی

راہ کلیتین (گردوں) میں جاتی ہیں اور کلیتین میں ایک اور اجوف کی راہ انثیین میں جاتی ہے اور وہاں پر جا کر غذائیں دوسری مرتبہ نضج ہو کر اس کی منی بنتی ہے۔ جو اوعیہ منی کے اندر داخل ہو جاتی ہے۔

(2) طوالت کی وجہ سے اختصار سے عبارت کی جگہ ترجمہ پر اکتفاء کرتا ہوں۔

ترجمہ: قدما کے قول کے مطابق منی کا مادہ اس طرح پر وصول ہوتا ہے کہ ہضم رابع کے بعد غذا کی رطوبت تمام اعضاء میں حرارت غریزی کے باعث تبخیر کر کے دماغ کی طرف صعود کرتی ہے۔ دماغ کی سردی اس کی حرارت کو زائل کر دیتی ہے اور رطوبت کثیف ہو جاتی ہے اور اپنا اصلی قوام اختیار کر لیتی ہے......

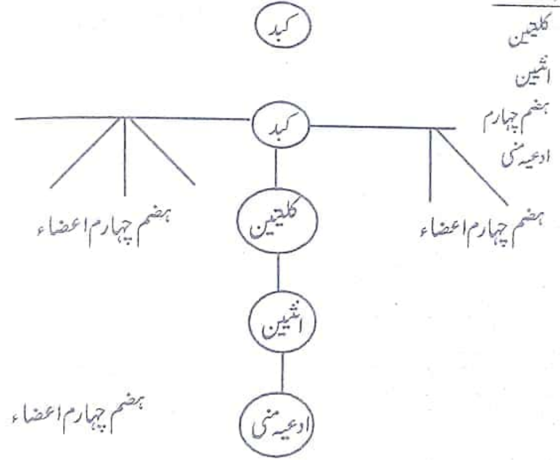
اور اس حالت میں کان کے پیچھے والی عروق میں سے گزر کر نخاع میں جاتی ہے اور نخاع میں جانے کا یہ فائدہ ہے کہ جو عمل دماغ کے اندر غذا پر ہو چکا ہے وہ مستحکم ہو جائے تا کہ منی بن جانے سے پیشتر غذا پھر تبخیر پذیر نہ ہو جائے۔ پھر یہ مادہ نخاع میں سے کلیتین میں پہنچتا ہے اور کلیتین میں سے انثیین (خصیے) میں جاتا ہے۔ جن عروق کی راہ مادہ گزرتا ہے وہ کلیتین کے گرم خون سے بھری ہوتی ہے۔ جب مادہ ان عروق میں پہنچتا ہے تو اس میں خفیف استحالہ ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل جانا۔ استحالہ واقع ہونے کے بعد اس کا رنگ (کلر) فوراً سفید ہو جاتا ہے اور انثیین میں جانے کے بعد اور بھی سفید ہو جاتا ہے اور نضج ہو جاتا ہے۔ پھر اوعیہ منی میں پہنچنے کے بعد نضج کامل ہو کر اس کی منی بن جاتی ہے۔

عروق پس گوش جن کے راستے منی کا خمیر مادہ دماغ میں سے اتر کر نخاع میں جاتا ہے ان کے اثبات میں شیخ الرئیس کی سند موجود ہے۔

والحق ما قال الشیخ نان العرتین خلف والاذنین بسلب الحصول المادہ المنی من الدماغ الی الانثیین

مفصلہ بالہ مسائل نقشہ کی شکل میں دکھائے گئے ہیں:

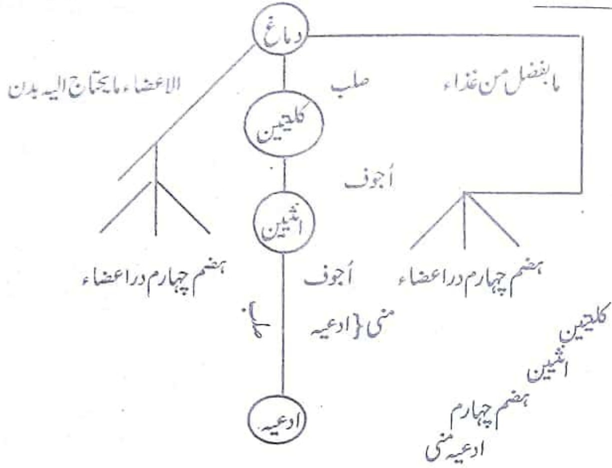
1- بحر الجواہر:



وعند القطع ان کان لم یکن انقطاع المنی بالکلیه الا ینقطع نصیب المادہ المنی من الدماغ

ترجمہ: جو عروق کان کے پیچھے ہیں وہ منی کا مادہ دماغ میں حاصل کر کے انثیین کو پہنچاتے ہیں۔ ان عروق کے قطع کرنے سے اگر منی کلیتاً انقطاع نہیں ہوتا تو کم از کم دماغ میں سے منی کا اثر نا ضرور منقطع ہو جاتا ہے۔

2- قدماحکماء



4- عورتوں کی شہوت اور منی کی کیفیت اور استقرار حمل:

(1) لاف المزاج المذکور حار یابس و مزاج الاناث بارد رطب البرودت بمیت القوی والرطوبت مسترخی لھا۔

ترجمہ: مرد کا مزاج گرم خشک ہے اور عورتوں کا مزاج سرد تر ہوتا ہے اور چونکہ برودت سے قوت زائل ہو جاتی ہے اور رطوبت سے مسترخی ہو جاتی ہے اس لئے عورتوں میں قوت شہوت کم ہوتی ہے۔

(6) شرط توافق انزالین در وجود حمل مختار جمیع اطباء میگر دید

ترجمہ: یہ سب اطباء مانتے ہیں کہ مرد اور عورت کا ایک وقت انزال ہونا استقرار حمل کے لئے ضروری ہے۔

(8) موضع خروج منی زن ثدی است

ترجمہ: عورت کی منی کے خروج کا موضوع پستان (بریسٹ)۔

بچے کی پیدائش کی ابتداء:

عورت کی ایک انڈے اور مرد کے مادہ منویہ میں موجود ایک سپرم کے ملنے سے ہوتی ہے۔ عورت کا بیضہ بار آوری (Fertilization) کے وقت اتنا چھوٹا ہوتا ہے جتنا کہ نقطہ انگریزی جملے کے بعد لگا ہوا ایک فل اسٹاپ (.)۔

اور سپرم اس نقطہ یا بیضہ سے بھی 20 ہزارواں حصہ چھوٹا ہوتا ہے۔ مرد اور عورت کے درمیان یہ ایک واضح فرق ہے۔ عورت بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت کے زمانے میں محدود تعداد میں (Eggs) پیدا کرتی ہے۔ جبکہ مرد میں مادہ منویہ تاحیات بنتا رہتا ہے اور اس میں لاتعداد سپرم موجود رہتے ہیں۔ عورت ایک مہینے میں صرف ایک ایگ (Egg) پیدا کرتی ہے۔

جبکہ مرد میں مادہ منویہ کی پیدائش اور اخراج کے لئے یہ وقت مقرر نہیں ہے اور یہ عمل تقریباً بارہ برس کی عمر سے عموماً 70 سال تک رہتا ہے۔ حق زوجیت (جماع Inter Course) کے وقت مرد عورت میں 5 ملی لیٹر مادہ منویہ (ویرج Semen) خارج کرتا ہے۔ جس میں 15 کروڑ سے 30 کروڑ (150-130 Million) تک سپرم ہوتے ہیں۔ اگرچہ مرد میں 40 سال کی عمر کے بعد سپرم کی تعداد حرکت اور ساخت میں کچھ تبدیلیاں آ جاتی ہیں۔

سپرم کے تین حصے ہوتے ہیں جو ایک سر، درمیانی حصہ اور ایک لمبی دم پر مشتمل ہوتا ہے۔ سر میں مرکزہ (نیوکلیئس Nucleus) ہوتا ہے۔

جس میں دھاگے نما کروموسوم ہوتے ہیں جن میں مرد کی نسلی (Herieus) خصوصیات محفوظ ہوتی ہیں۔ قدرت نے مرد کو سپرم کی یہ لاتعداد مقدار اس لئے عطا کی ہے کہ اس چھوٹے سے سپرم کو عورت کے (Egg) کو بارآور کرنے کے لئے ایک بہت لمبا سفر طے کرنا پڑتا ہے۔

عورت ہر ماہ اووری سے ایک ایگ خارج کرتی ہے جو بچہ دانی کی نلکی یا فلیوپین ٹیوب میں سپرم سے مل کر بارآور ہوتا ہے۔ ایک سپرم کو ایگ تک پہنچنے کے لئے ایک منٹ کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔

اس فاصلے کا اندازہ سپرم کے چھوٹے سائز کے مقابلے میں اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ اگر ہمیں یہ فاصلہ پیدل چلنا پڑے تو ہم تقریباً 25 ہزار کلومیٹر پیدل چل کر پہنچنے کے برابر ہوگا۔ یہی

وجہ ہے کہ جب کروڑوں سپرم ایگ کی طرف دوڑ میں حصہ لیتے ہیں تو صرف چند ہزار فلیوپین ٹیوب یا اووری ڈکٹ (Ovi Duct) میں داخل ہو پاتے ہیں۔

اور ایگ کے قریب پہنچنے تک صرف چند سپرم رہ جاتے ہیں جن میں سے صرف ایک سپرم ایگ سے جڑ کر ایگ کو بارآور کرتا ہے۔ ایگ اگر تین دن تک بارآور نہ ہو تو مر جاتا ہے۔ سپرم عورت میں داخل ہونے کے بعد تین دن تک زندہ رہتا ہے۔

مردوں میں لاولد (اولاد نہ ہونا) ہونے کے اسباب یہ ہیں:

اول: ویرج (منی) کی عدم موجودگی یا فقدان منی اسے اسپرمیا (Aspermia) کہتے ہیں۔
دوئم: خصیے ویرج (منی) تو پیدا کریں لیکن اس میں جاندار کرم منی نہ ہوں۔
سوئم: ویرج کے کرموں (سپرمز) میں حرکت نہ ہو۔

اکثر یہ شکایت دیکھی گئی ہے کہ نا ئزہ اور گردن مثانہ میں درد ہوتا ہے اور ویرج کا اخراج مثانہ کی طرف ہو جاتا ہے۔ پیشاب (یورن) کا امتحان کرنے سے اس حالت کا پتہ چل سکتا ہے۔

علاوہ بریں مرد کے لاولد ہونے کے اسباب حسب ذیل ہیں:

-1 ایکس رے سے غیر محفوظ ہونا
-2 فربہی (موٹاپا)
-3 ذیابیطس (شوگر)
-4 احتلام
-5 ازدواج بین الاقربا
-6 دماغی محنت کی شدت، سوزش خصیہ فوقانی جو سوزاک کے باعث ہو

(جنسی امراض اور ان کا علاج ص 145-144، کرنل بھولا ناتھ صاحب بہادر)

عورت میں بانجھ پن:

عورتوں میں قابل اولاد ہونے کے لئے چار شرائط لازمی ہیں۔ یعنی:

-1 اعضائے تناسل بیرونی کا طبعی حالت میں ہونا۔
-2 بیضہ بشریہ کا طبعی حالت میں ہونا۔

3. بیضہ بشریہ اور کرم منی کے آپس میں ملنے کے راستہ یعنی نفرین میں رکاوٹ نہ ہو۔
4. رحم کا طبعی حال تمیں ہونا تا کہ جب اس میں بیضہ متلقح داخل ہوتو وہ مناسب اور موزوں زمین پائے۔

اسباب:

1. اکثر اوقات بانجھ ہونے کا سبب پردہ بکارت کی سختی ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے عام طور پر پوری اہمیت نہیں دی جاتی۔
2. تنگی مہبل جس کی وجہ سے ویرج (منی) عنق الرحم تک نہیں پہنچتی۔
3. نفرین میں سوزاک کا زہر۔
4. خصیتہ الرحم کے امراض۔

(جنسی امراض اوران کا علاج ص 145 ' کرنل بھولا ناتھ صاحب بہادر)

بانجھ پن کے بارے میں ڈبلیو-اے-ایڈس کی رائے:

اگر اولاد پیدا نہ ہوتو اس سے یہ مراد نہیں کہ مرد یا عورت کے اعضائے تناسل میں کوئی خاص خرابی ہے۔(ڈبلیو-اے-ایڈس کی رائے)

فرانس کا نامی ڈاکٹر شارش کہتا ہے کہ آٹھ بیاہی عورتوں میں ایک بانجھ ہوتی ہے اوران کی تعداد زیادہ دولت مند گھرانوں میں پائی جاتی ہے۔

آرتھ ایڈس کا بیان ہے کہ برطانیہ میں پانچ لاکھ شادی شدہ عورتیں ہیں جن عورتوں میں اولاد پیدا کرنے کی طبعی صلاحیت ہوتی ہے ان میں صرف سات فیصدی شادی کے تیسرے سال بچے پیدا ہوتے ہیں۔اس لئے مناسب ہے کہ اگر شادی کرنے کے ایک سال کے اندر اندر امیدواری نہ ہوتو ان اسباب پرغور کیا جائے جن سے امیدواری میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سیرمین سمز نے جس نے بانجھ پن کے علاج کی تحقیقات پر بہت وقت صرف کیا ہے۔ چند عام قواعد وضع کئے ہیں۔ جو امیدواری کے لئے ضروری ہیں' ان میں ایک ضروری قاعدہ یہ ہے کہ "مرد کا مادہ تولید جس کے اندر زندہ کرم ہوتے ہیں' وقت مناسب پر رحم کی نالی میں ڈالا جائے۔"

بادی النظر میں یہ بہت عجیب بات معلوم ہوتی لیکن اصل یہ ہے کہ بہت سی عورتوں سے اس وجہ سے امیدواری نہیں ہوتی کہ جب وہ اپنے شوہروں سے جماع (میل) کرتی ہیں تو انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اولاد پیدا کرنے کا مناسب موقع کون سا ہے۔اندریں حالات یہ ضروری ہے کہ عورت اور مرد کے میل کے دن انہیں معلوم ہونے چاہئیں تا کہ کامیابی سے اولاد پیدا ہو سکے۔

گوشہ رحم مرکز جنس ہے:

"اگر رحم کے دونوں گوشے ایک ساتھ مرض یافتہ ہوں تو بھی حمل قرار پا سکتا ہے بشرطیکہ ایک گوشہ اتنا توانا ہو کہ اس کے اندر ایک انڈا خاطر خواہ نشو ونما پا سکے۔" (مارگن)

لڑکے کی جنس کے تعین کا اختیار قانون قدرت حکمت سے آراستہ اور تقدیر کی مانند اٹل ہوتا ہے۔(پوپ)

جیسے بڑے خصیتہ الرحم سے بڑا انڈہ نکلتا ہے اسی طرح نر بچہ بھی رحم کے اس گوشے میں پرورش پاتا ہے جو بڑھنے اور پھلنے پھولنے کی قدرتی قابلیت سے بہرہ یاب ہے۔نر خصیتہ الرحم بائیں گوشے سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ایام ماہواری کے تیسرے دن اس کا مادہ تولید یا بیضہ نکلتا ہے۔اس سے پہلے کبھی نہیں نکلتا۔لڑکے کے رحم میں قرار پانے کا جو سب سے پرانا اور معتبر ملتا ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایام ماہواری کے آغاز کے تیسرے دن اس کا حمل ٹھہرا تھا۔

یہ واقعہ لوئیس اٹھارہویں شاہ فرانس کی ملکہ کی امیدواری سے متعلق ہے جس کے پہلا لڑکا پیدا ہوا تھا۔

ہنری روم کے بارے میں لکھا ہے کہ اس نے ڈاکٹر فرنل سے پوچھا کہ ملکہ کی اولاد کس ترکیب سے ہو۔اس نے یہ مشورہ دیا کہ "ایام ماہواری بند ہونے کے بعد ہی ملکہ سے میل (جماع) کرنے سے ملکہ کے اولاد کی امید ہو جائے گی۔" چنانچہ بادشاہ نے اس پر عمل کیا جس سے اس کی سالوں کی مراد بر آئی۔یعنی برسوں کی مایوسی اور ناامیدی کے بعد ملکہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا۔

لیکن لیڈی ڈاکٹر ہمزادشرما اپنی پچیس (25) سالہ تجربات وتحقیقات (ریسرچ) کا نچوڑ [illegible]

حصہ یعنی تیسرے اور چھٹے دن کے اندر بہت کم حالتوں میں لڑکے پیدا ہوتے ہیں اور تعداد کثیر ان کا حمل ایام ماہواری کی ابتداء کے دن سے آٹھویں اور پندرہویں دن کے اندر قرار پاتا ہے بارہواں دن اولاد نرینہ پیدا کرنے کے لئے نہایت اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس دن عورت انڈے کی فطری طاقت نہایت اعلیٰ درجے پر پہنچی ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی اس بات کو بھی خوب سمجھ لینا چاہئے کہ صرف ایک ہی مہینے کے ایام ماہواری کے بعد لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ دوسرے مہینے میں لڑکی پیدا ہوگی اس کی وضاحت کافی ہے اسی پر اکتفا ہے۔

مادۂ منویہ (جوہر حیات) (Semen):

انسانی جسم ایک شجر ہے اور منی اس کا ثمر۔ منی خون کا نہایت لطیف جوہر یا عطر ہے۔ نطفہ کا اصلی خمیر دماغ سے اُتر کر جسم کے تمام اعضاء میں پہنچتا ہے اور اس کا عطر خصیوں میں جا کر سفید اور غلیظ انڈوں کی سفیدی کی مانند ہو جاتی ہے۔ یہی منی کہلاتی ہے اور منی کی تھیلی میں جمع رہتی ہے۔

اسی پر انسان کی تندرستی، تروتازگی اور صحت کا دارومدار ہے اور منی کے کیڑوں کی سلامتی پر پیدائش انسانی موقوف ہے۔ منی کے بے جا اور غیر طبعی خارج ہونے کو جریان منی کہتے ہیں۔

عمدہ منی کی شناخت یہ ہے کہ منی گاڑھی، ملائی کی طرح میٹھی، چنی، بلوری چمکدار پتھر کی طرح صاف ہو۔ اس میں خرابی یا فتور پیدا ہو جائے تو مندرجہ ذیل خرابیاں ہوتی ہیں:

1- جھاگ دار ہونا
2- زیادہ خشک
3- خراب رنگ والی
4- سڑی ہوئی، بدبودار
5- دھاتوں کے ساتھ ملی ہوئی
6- لیس لیی
7- حد سے زیادہ سخت
8- بالکل پانی کی طرح پتلی

منی کی خرابی یا تو خود منی میں ہوتی ہے یا منی کی تھیلی میں یا اعضاء محافظ منی میں یا گردوں میں یا مبادی میں (اُن اعضاء میں جن سے غذا کی پیدائش دوران خون اور منی کی پیدائش ہو مثلاً دماغ، حرام مغز، پٹھے، اعضائے رئیسہ وشریفہ)۔

خوفناک نتائج:

1- اکڑوں بیٹھ کر جماع کرنے سے اکثر فتق (ہرنیا) لاحق ہوتا ہے۔ گائے ذکر (تناسل) پر از حد زور پڑتا ہے تو وہ ٹوٹ جاتا ہے۔

2- معکوس بیٹھ کر جماع کرنے سے مکمل منی نہیں نکلتی بلکہ نائزہ میں رک جاتی ہے۔ مجری بول (پیشاب کی نالی) میں ورم ہو جاتا ہے جو کہ بعد میں قرحہ (زخم) بن جاتا ہے۔

3- عورت کو اپنے اوپر لٹا کر جماع کرنے سے ہرنیا (فتق) ہو جاتا ہے اور جماع میں بے احتیاطی کرنے سے عورت کی اندام نہانی کی سوراخ کی پچھلی جانب سیون پر سوراخ ہو جاتا ہے اور اس کے عضلات متسرخ ہو جاتے ہیں اور وہ امراض رحم میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

4- بوڑھی اور بواسر والی عورت یا زیادہ مجرد (اکیلی یا وہ شے جو مادے سے پاک ہو) رہنے والی عورت سے جماع کرنے سے شہوت میں انقطاع پیدا ہوتا ہے اور مرد کا چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔

5- حائضہ (حیض، طمث) یا نفاس والی عورت سے جماع کرنے سے سوزاک، مالیخولیا اور احتراق خون پیدا ہوتا ہے۔

6- بیمار عورتوں سے جماع کرنے سے کئی امراض لاحق ہونے کا خطرہ ہے۔

7- تیرہ سال سے کم عمر والی عورت سے جماع کرنے سے غم اور وساوس پیدا ہوتے ہیں۔

8- ضعف دماغ والی عورت سے جماع کرنے سے کبڑاپن ہو سکتا ہے۔

9- دل کی بیماری والی عورت سے جماع کرنے سے دل کی بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔

10- شکم پُری (پیٹ بھر کر کھانا) کے بعد جماع کرنے سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ کند ذہن ہوتی ہے اور دیگر امراض مثلاً فیل پا (فیل پاوہ مرض ہے جس میں قدم اور پنڈلی میں

عروق دوالی جیسی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے جس سے قدم اور پاؤں ہاتھی کے پاؤں کی مانند موٹے ہو جاتے ہیں..... شرح اسباب ج3 'ص 210) داءالفیل' نقرس' قولنج' رعشہ اور فوطوں میں پانی اترنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

11- بھوک کی حالت میں جماع کرنے سے ہزال (لاغری)' دق' خفقان اور ضعف بصر (نظر کی کمزوری) ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

12- دودھ پینے کے فوراً بعد جماع کرنے سے فالج جیسے موذی مرض کا لاحق ہو جانا یقینی امر ہے۔

13- اسی طرح غذا میں مچھلی کھانے کے فوراً بعد جماع کرنے سے جنون ہو جانا یقینی امر ہے۔

14- ترش غذائیں یا ترشیوں کے کھانے کے بعد جماع کرنے سے اعصاب میں کمزوری' بدن اور ہاتھوں میں رعشہ اور اس کے علاوہ درد مفاصل ہونے کا اندیشہ ہے۔

15- غذا میں مسور کھانے کے بعد جماع کرنے سے دوامی (ہمیشہ' دائمی) اور درد مفاصل کا خطرہ رہتا ہے۔

16- بیسن اور خون جلانے والی اشیاء کھانے کے فوراً بعد جماع کرنے سے جذام کا خطرہ رہتا ہے۔

17- سخت گرمیوں کے دنوں میں جماع کرنے سے بخار اور احتراق خون کا خطرہ رہتا ہے۔

18- اور اسی طرح سخت سردیوں میں رعشہ کا اندیشہ ہے۔

19- امتلا کی صورت میں جماع کرنے کی وجہ سے فتق (ہرنیا) اور مفاصل کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے۔ (اعادۂ شباب' حکیم لی-اے شاد)

جنسی میلان:

قدرت نے جس قدر مخلوق پیدا کی ہے' اس میں تذکیر و تانیث (مذکر و مؤنث) کا التزام کیا ہے تاکہ تولید کا سلسلہ جاری رہے۔ سلسلہ تولید کے لئے کیا انسان' کیا حیوان سب میں جنسی میلان کی خواہش رکھ دی گئی ہے۔ چونکہ اس خواہش کا فطری نتیجہ نہایت اہم یعنی بقائے نسل ہے اس لئے یہ خواہش بھی غیر معمولی طور پر قوی ہوتی ہے۔ جس طرح اس کو ختم کر دینا تقاضائے

فطرت کے منافی ہے اسی طرح اس کو بے لگام چھوڑ دینا بھی فطرت کے غضب کا موجب ہے۔ قدرت کا منشاء و مطالبہ یہ ہے کہ یہ خواہش صحیح موقع و محل اور جائز ضرورت کے وقت ابھرے اور اسے پورا کیا جائے۔ یہی اعتدال کی راہ ہے جس پر کاربند رہنے سے نظام انسانی میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ ہم حیوانات کو دیکھتے ہیں' ایک خاص وقت پر جا کر' ایک خاص موسم میں انہیں نر و مادہ کے ملاپ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس خاص وقت سے آگے پیچھے نہ مادہ ہی نر کو قریب آنے کی اجازت دیتی ہے نہ نر ہی کبھی مادہ کو بے جا ستانے کا ارتکاب کرتا ہے۔ اسی طرح ملاپ کے بعد جب مادہ حاملہ ہو جاتی ہے اور قدرت کاملہ کی معجزانہ صنعت سے مادہ کے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے تو مادہ ملاپ کے فعل سے بالکل بے نیاز ہو جاتی ہے اور نر بھی اس کی نسبت شہوانی اقدام کرنے سے کامل طور پر دستکش ہو جاتا ہے۔ اگر بھول چوک کر نر جنسی میلان پر آمادگی ظاہر کر بھی بیٹھے تو مادہ شدید احتجاج سے اسے مٹا دیتی ہے اور جنسی ملاپ کی بے جا اور بے وقت خواہش سے دست بردار ہونے پر مجبور کر دیتی ہے گویا مادہ کا قوی احتجاج نر کو یہ سبق یاد دلاتا ہے کہ جنسی خواہش کا بے قاعدہ اور بے محل ظہور تقاضائے مشیت کے بالکل خلاف ہے۔ برخلاف اس کے حضرت انسان کا معاملہ عجیب ہے۔ یہ اشرف المخلوقات کہلاتا ہے مگر اکثر افعال میں بہائم سے بھی کمتر ثابت ہوتا ہے۔ اس کی جنسی خواہش کا معاملہ ہی لے لیجئے جس کی وسعتیں روزمرہ بڑھتی جا رہی ہیں اور کمی کا کوئی امکان نہیں۔ منکوحہ (جس سے نکاح کیا ہو) بیوی کے علاوہ دوسری عورتوں سے چھیڑ چھاڑ' کسبیوں سے تعلقات اور عریاں جنسی قطاروں سے تسکین طلبی متعدد خرافات میں سے چند ایک ایسی تباہ کن چیزیں ہیں جو تہذیب و معاشرے کے جسم کو ملوث اور متعفن کر رہی ہیں۔ جن خوش نصیبوں کے دامن ان فواحش کے سائے سے پاک و صاف ہیں' وہ بھی اپنی جنس کے خواہش کے معاملہ میں اپنی منکوحہ کے ساتھ اعتدال روا نہیں تو اور کیا ہے۔

اس میں بے اعتدالی اور حیوانیت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرد اور عورت کی صحت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ اولاد ایسی حالت میں ہوتی ہی نہیں اور اگر ہو بھی جائے تو کمزور اور ناکارہ ہو جاتی ہے۔ بربادی صحت کے ساتھ امراض خبیثہ گھیر لیتے ہیں جن سے زندگی کی مہر خموشی اور مسرت رخصت ہو جاتی ہے۔

ہیں سے ضرور ہے۔ مگر اسے اعتدال کے ساتھ پورا [illegible] جوہر

(منی) کی حفاظت پر ہے۔ یہ جوہر جتنا ضائع ہوگا' اتنا ہی بڑھاپا اور موت قریب تر آتی جائے گی۔ اس جوہر کی حفاظت آپ کا سب سے پہلا فرض ہے اور اگر یہ جوہر محفوظ ہے تو اشرف المخلوقات ہونے کی تمام صلاحیتیں بھی آپ میں ظہور پذیر ہوں گی۔ جنسی ملاپ کی بے اعتدالیوں اور جوہر حیات کو ضائع کر دینے کی صحت میں جو خوفناک امراض انسان کو لاحق ہو جاتے ہیں ان کی تفصیلات سے کتابیں (کتب) بھری پڑی ہیں۔

(اعادہ شباب' از حکیم بی-اے شاد گولڈ میڈلسٹ فرید کوٹی)

چنانچہ امریکہ کے فاضل ڈاکٹر ہنری کلارک وائٹ اپنی کتاب شادی اور والدین (Marriage + Parents) میں لکھتے ہیں:

"منی کا جائز استعمال انسان کی خوشی اور بہتری کا ذریعہ ہے۔ منی خدا کی طرف سے عطا کردہ اولاد پیدا کرنے کا ہی ذریعہ نہیں ہے بلکہ انسان کو مکمل بنانے کا ایک اعلیٰ وسیلہ ہے۔"

اسی طرح سر اینڈر ریوز جیکس ڈیوس نے ریفارمر (Reformer) میں لکھا ہے:

"شادی اولاد پیدا کرنے کا بہترین مدعا ہے۔ شہوت رانی گناہ ہے۔ اولاد پیدا کرنا ہر انسان کا فرض ہے مگر شہوت پرستی بالکل اسی خوراک کے مانند ہے جو صرف ذائقہ کے لئے کھائی جائے اور جسم کی پرورش سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو۔"

کائٹون صاحب اپنی مشہور کتاب "سائنس آف نیو لائف" میں لکھتے ہیں کہ:

"یہ عام خیال ہے کہ چونکہ مرد عورت کی شادی ہوگئی ہے اس لئے انہیں حق حاصل ہے کہ جس قدر چاہیں مباشرت کر سکتے ہیں۔ یہ بہت بڑی جہالت ہے۔ قدرت منصفانہ قوانین پر سختی سے قائم ہے۔ وہ خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا دیتی ہے۔"

مسٹر ڈفی کے قول کے مطابق:

"جو انسان جماع کے اصل مدعا نہ سمجھ کر صرف لذت کی خاطر مباشرت کرتے ہیں وہ پیدا شدہ اولاد کو پاگل خانوں میں پناہ دیتے ہیں۔ ان کو دنیا بھر کی بیماریوں کا شکار بناتے ہیں۔"

"باہمی ملاپ کا مدعا قدرت نے بقائے نسل رکھا ہے اور اس کے سوا قدرتی طور پر اس کا کوئی مقصد نہیں کہ عورت کے رحم میں نطفہ (منی) ڈال کر اس کو حاملہ کیا جائے جس کا نتیجہ نو ماہ کے بعد اولاد کی پیدائش ہو جب تک اس مدعا کو لوگ نہیں سمجھتے دنیا میں زنا کاری و شہوت رانی اور منی کی پیدا کردہ بیماریوں کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔"

سنسار ودھی میں دوامی دیانند سرسوتی فرماتے ہیں:

"اے عورت تو نیک اور عمدہ اولاد دے۔ مرد عورت دونوں عہد و پیمان کرتے ہیں کہ ہم دونوں رضامندی سے شادی کر کے عمدہ اولاد پیدا کریں گے تو ہمارے بچوں کی عمر دراز نہ ہوگی۔"

درج بالا واقعات ان ماہرین و بزرگوں کے ارشادات سے روز روشن کی طرح عیاں ہو رہا ہے مرد و عورت کے باہمی تعلقات (جماع) کا مقصد باہمی بقائے نسل ہے۔ البذا بہتر یہی ہے کہ اپنی شہوت کو رائیگاں (ضائع) اور اپنے جوہر حیات (منی) کو ضائع نہ کیا جائے۔

ڈاکٹر میری سٹوپس نے اپنی کتاب میں ایک سہیلی کا حسب ذیل واقعہ لکھا ہے کہ

"اس کا خاوند اس سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اور ان کے باہمی تعلقات بہت خوشگوار تھے۔ مگر بیوی ہمیشہ یہ محسوس کرتی تھی کہ اس کے خاوند کی محبت میں کسی چیز کی کمی ہے۔ ایک دن دوران مباشرت خاوند نے بیوی کی چھاتیوں کا بوسہ لیا تو اس کو غیر معمولی لذت کا احساس ہوا جس سے وہ محروم تھی۔ ایک عورت محض اس لئے پژمردہ رہتی تھی کہ اس کا خاوند خلوت (تنہائی) میں محض اپنے کام سے کام رکھتا تھا اور ابتدائی چھیڑ چھاڑ اور پیار محبت کی باتیں کبھی نہیں کرتا تھا۔"

خواہشات کی بیداری:

عورت میں خود بخود خواہش کب بیدار ہوتی ہے۔ عورت کو مہینے میں دو بار خصوصیت کے ساتھ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ ایک دفعہ خون حیض شروع ہونے سے دو چار روز پہلے اور ایک دفعہ خون حیض بند ہونے کے بعد جب عورت پر خواہش کا غلبہ ہوتا ہے تو اس کے اٹھنے بیٹھنے کا ایک خاص انداز ہوتا ہے۔ وہ مختلف نازنخروں سے شوہر کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اس کی حرکات عجیب و غریب ہوتی ہیں۔ باتیں کرتے کرتے وہ کبھی لیٹ جاتی ہے' کبھی اٹھ بیٹھتی ہے۔ سر سے

دوپٹہ (آنچل) گرادیتی ہے۔ انگڑائیاں لینے لگتی ہے۔ مرد کی طرف محبت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہے اور اس کے جسم کے اعضاء سے عجیب وغریب کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔

میری سٹوپس نے اپنی کتاب میریڈ یو میں لکھا ہے کہ میں نے بہت سی عورتوں کو تاریخیں نوٹ کرنے کو کہا۔ جب انہیں خواہش نفسانی محسوس ہوتی ہے۔ مجھے کچھ عورتوں نے اتفاق رائے سے بتایا کہ ان کی خواہش مہینے میں دوبار بیدار ہوتی ہے۔ اول ایام ماہوار شروع سے پہلے اور پھر اس کے بند ہونے کے بعد خصوصاً ایک ہفتے کے بعد خواہش کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر مارشل فزیالوجی آف دی پروڈکشن نے لکھا ہے کہ خون حیض بند ہونے کے بعد عورت میں بہت زیادہ تیز خواہش پیدا ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ہیولاک ایلس نے لکھا ہے کہ خون حیض آنے سے پہلے عورت کی خواہش تیز ہوتی ہے اور کبھی اس کے برعکس حیض بند ہونے کے بعد۔

اس سلسلہ میں میری سٹوپس نے لکھا ہے کہ خون حیض آنے سے دو تین دن پہلے اور خون حیض بند ہونے کے بعد فوراً بعد عورت میں شہوت (انتشار) تیز ہو جاتی ہے۔ دراصل عورت کی صحت کے مطابق اس پر خواہش غلبہ ہوتا ہے۔ کبھی عورت پورے تین دن تک بلکہ اس سے بھی زیادہ مست رہتی ہے اور اس کی قدرتی خو ش تیز رہتی ہے۔

اکثر لوگوں کو پلنگ (بیڈ) پر فعل مقاربت (جماع) پسند ہے۔ لیکن اگر نرم روئی کے گدوں کو زمین پر بچھا کر ان پر کار خاص انجام دیا جائے تو سر عضو رحم تک پہنچ جاتا ہے اور اس سے بے انتہا لذت محسوس ہوتی ہے۔ فم رحم کا تلاش کر لینا ہر شخص کا کام نہیں۔ بلکہ ہوشیار آدمی ہی اس کا پتہ لگا سکتا ہے۔ رحم کی طبعی جگہ اندام خاص کے بالکل سامنے ہے۔ مگر اکثر اوپر یا نیچے کو جھکا ہوا ہوتا ہے اور بعض دفعہ کسی سبب سے دائیں یا بائیں پایا جاتا ہے۔ مگر کسی شخص کو معلوم کرنے کا طریقہ نہ آتا ہو تو اندام نہانی کے عین سامنے تلاش کرے نہ ملنے پر دائیں طرف اس طرح حرکت کے وقت اپنا جسم عورت کے دائیں طرف کر کے حرکت کرے اگر وہاں بھی محسوس نہ ہو تو بائیں طرف تلاش کرے۔ اس طرح اگر نیچے کو ہو تو چوتڑوں کے نیچے تکیہ رکھ دے۔

رحم اور چوتڑوں کا جھکاؤ نیچے کی طرف ہو جائے۔ مردانہ عضو اگر چھوٹا ہو تو رحم کا پتہ نہیں

چل سکتا۔ اس صورت میں تکیہ کا استعمال مفید رہتا ہے۔

وظیفہ زوجیت کتنے دنوں بعد ادا کرنا چاہئے:

ہر انسان کو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اپنے لئے فعل مجامعت کی میعاد خود مقرر کرنا چاہئے۔ علمائے قدیم نے اس بارے میں بنی نوع انسان کی بہت زیادہ رہنمائی کی ہے۔ بعد کثرت رائے اس فیصلے پر متفق ہیں کہ ہفتہ میں صرف ایک بار مجامعت (جماع) کرنے سے صحت وطاقت برقرار رکھی جا سکتی ہے اور ہر تیسرے دن فعل کی انجام دہی صحت کے لئے خطرناک ہے۔ لیکن ہر روز کا جماع تو یقیناً مہلک ہوتا ہے۔

تیرہویں اور چودھویں صدی کے بعض اطباء نے طاقتور آدمیوں کے لئے ہفتہ میں دو یا دو سے زیادہ تین بار تک جماع کی اجازت دی ہے۔ لیکن موجودہ زمانے میں جبکہ روز افزوں ذہنی تفکرات اور دماغی کاوشوں کی وجہ سے طبیعتیں عام طور پر کمزور ہو رہی ہیں۔

اس فتویٰ کا اطلاق نہیں ہو سکتا بلکہ موجودہ زمانے کے اطباء کا تو یہ خیال ہے کہ ہفتہ میں ایک بار مجامعت کرنا بھی آج کل کی کمزور ہستیوں پر گراں ہے۔ لہٰذا مہینے میں دو بار سے زیادہ اس فعل کو سرانجام نہیں دینا چاہئے۔ بعض حکماء تو مہینے میں صرف ایک بار وظیفہ زوجیت (مباشرت) کے ادا کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور چند ایک بزرگ کی سرد ذوقی تو اس حد تک تجاوز کر گئی ہے کہ وہ سال بھر میں ایک یا دو بار سے زیادہ مرد اور عورت کو ایک جا ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔

لیکن خیالات کا یہ اختلاف لازمی ہے کیونکہ ہر انسان کا مزاج، معیار صحت اور قوت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس لئے ہر ایک آدمی کے لئے ایک ہی معیار مقرر نہیں کی جا سکتی۔ لیکن اس امر کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے کہ ایک اوسط انسان کے لئے ایک اوسط معیار مقرر کی جائے۔ جو سوسائٹی کے عام حالات رہنمائی کرے۔ چنانچہ عقل سلیم اس بات کا اعتراف کرتی ہے کہ اوسطاً ایک ہفتہ میں ایک بار فعل مجامعت کو سرانجام دینا چاہئے۔ لیکن کمزور جسم کے آدمیوں کو اس سے زیادہ وقفہ کرنا چاہئے۔

کثرت مباشرت کا اثر جس طرح انسانوں کے حق میں مضر ثابت ہوتا ہے ویسا ہی حیوانات اور نباتات کے عالم میں بھی موجب نقصان ہے۔

چنانچہ کئی حشرات الارض جن میں قوت امساک معمول سے زیادہ ہوتی ہے' اس فعل کے ادا کرنے کے بعد سخت لاغر اور کمزور ہو جاتے ہیں اور ان کے ظاہری رنگ وروپ بدل جاتا ہے۔ ان کے گوشت کے ذائقے میں فرق آ جاتا ہے اور بعض نر ایسے بھی دریافت ہوئے ہیں جو جماع کے بعد فوراً مر جاتے ہیں۔ عام نباتات میں بھی یہ آئے دن کے مشاہدات کی بات ہے کہ جن درختوں میں پھل کثرت سے لگتے ہیں' ان کی عمر تھوڑی ہوتی ہے اور اس کے مقابلے میں جو درخت پھول اور پھل کم دیتے ہیں یا بالکل نہیں دیتے وہ سینکڑوں سالوں تک صحیح وسلامت رہتے ہیں۔ لہٰذا اگر حضرت انسان حیوانات اور نباتات (جانور اور پودے) سے ہی سبق حاصل کر کے اعتدال سے کام لے تو صحت اور درازی عمر کے خزانے کی کھوئی ہوئی چابی دوبارہ حاصل کر سکتا ہے۔

(حکیم بی-اے-شاد گولڈ میڈلسٹ فرید کوٹی مصنف بیسویں صدی کا تجارتی شاہکار تین حصے' جدید میڈیکل پریکٹس' کامیاب مطب' ماڈرن تھیراپی' ماڈرن فارما کوپیا' آزمودہ دوائیں' کنزالرسائن' رموز صنعت وحرفت)

امساک اور لذت کی گھڑیاں دراز کرنے کا طریقہ:

دوران مباشرت مرد کو چاہئے کہ اپنا سانس زور سے اندر کھینچ کر آہستہ آہستہ چھوڑے تاکہ جلد انزال نہ ہونے پائے۔ جب مرد قریب با انزال ہو جائے تو حرکات کرنے سے رک جائے اور ذرا عورت سے الگ ہو کر اپنے جسم کو کپڑے یا (ٹشو پیپر) سے صاف کرے اور عورت کے پستان سے چھیڑ چھاڑ جاری رکھے۔ عورت کی زبان' ہونٹ اور کان کی لو کو چومے اور اپنے انزال کے خیال کو دل سے دور رکھے۔ اس سے امساک بھی زیادہ ہو جائے گا اور عورت کے منزل ہونے کے بعد مرد منزل ہو گا۔ اس طریقے سے مشق کر کے جس قدر چاہے امساک اور لذت کی گھڑیاں دراز کر سکتا ہے۔

دوران مباشرت پندرہ بیس حرکات کر کے رک جائیں پھر دوبارہ شروع کریں اور تین چار حرکات زیادہ کر کے رک جائیں۔ اسی طرح کرتے رہیں۔ حتیٰ کہ عورت انزال کے قریب ہو۔ پھر اس کے ساتھ ہی منزل ہو کر لطف اٹھائیں۔ اسی طرح چند روز مباشرت کرنے سے عجیب

وغریب امساک پیدا ہوتا ہے اور جب اس کی عادت پڑ جائے تو مرد دو دو تین تین یوم تک منزل نہیں ہوتا اور عورت کو جب چاہے منزل کرا سکتا ہے۔

مردوں کے اعضاء تناسلی (آلہ تناسل یا قضیب):

مرد کا عضو خاص ہے جس سے وظیفہ زوجیت ادا کیا جاتا ہے۔ یہ عموماً پانچ انچ لمبا ہوتا لیکن انتشار کی حالت میں اس کی لمبائی چھ سات انچ اور موٹائی دو ڈھائی انچ ہو جاتی ہے۔

(اعادۂ شباب از حکیم بی-اے شاد گولڈ میڈلسٹ)

عضو مخصوص کا سائز:

سائنسی انکشافات نے قطعی طور پر واضح کر دیا ہے کہ نارمل وظیفہ جنسی کے معاملے میں عضو مخصوص کے طول یا لمبائی کی کوئی حقیقت نہیں۔

اگر بحالت خیزش (انتشار)' عضو مخصوص (تناسل) کی پیمائش ساڑھے چار انچ اور پانچ انچ کی ہوتی ہے تو مکمل مردانگی کا ثبوت ہے۔ اگر اس عضو کی کارکردگی یعنی سختی اور جوش کی کیفیت تسلی بخش ہو تو مرد دنیا کی ہر نارمل عورت کے ساتھ تسلی بخش مباشرت کر سکتا ہے۔

مشہور امریکی ماہر جنسیات ڈاکٹر کنسے اور ان کے رفقاء نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ میں واضح کر دیا ہے کہ عضو مخصوص کے متعلق تمام واہمے مردوں نے پیدا کئے ہیں۔ عورتوں کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔

امریکہ ہی کی ایک خاتون ڈاکٹر نے واضح کیا ہے کہ نسوانی عضو مخصوص کا وہ حصہ جو لذت مباشرت سے خاص تعلق رکھتا ہے اور جس کا عورت کی تسلی اور تشفی سے بھی تعلق ہوتا ہے اس کا طول اور عمق (گہرائی) ڈھائی انچ ہوتا ہے لہٰذا مرد کے عضو مخصوص "طول" اتنا ضرور ہونا چاہئے۔

(بحوالہ شادی سے پہلے شادی کے بعد ص 4' اشاعت دوم ستمبر 1975ء حکیم شفیق احمد ایم-کام کراچی)

جنس ومحبت کے اسرار ترجمہ ضیاء الابصار فی حد الباہ (فارسی) مصنف حکیم محمود خان اعظم دہلوی' مترجم۔ عبد الباری آسی دوسرے باب کی تیسری فصل میں

27 تا 28 پر کثرت جماع یا جماع کے آداب بلحاظ عمر و مزاج تحریر کرتے ہیں کہ

حکمائے متقدمین نے مردوں کی عمر کا حال اس زمانے کے لحاظ سے نہایت اچھی طرح اور مفصل لکھ دیا ہے۔ مگر چونکہ زمانہ موجودہ کے افکار و حوادث ایسے ہیں کہ آسودگی اور اطمینان خاطر باقی نہیں رہا ہے اور اس وجہ سے دل کی وہ انبساطی حالت اور قوائے جسمانی کی طاقت بھی باقی نہیں رہی۔ چنانچہ آپ کے اعضائے جسم اور تندرستی جیسی ہوتی ہے ویسی اولاد کی نہیں ہوتی۔ بچے فی زمانہ کمزور پیدا ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ بیس برس تک ان کو ان لذتوں اور جماع سے بے خبر رکھنا چاہئے۔ جماع تو کجا عورتوں کی صحبت اور ہم نشینی سے بھی پرہیز ضروری ہے۔ کیونکہ ہم نشینی سے جماع کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔ بعدہ تیس برس تک مزاج کے تقاضے اور موزونیت کے مطابق کہ دل کی بے قراری اس پر دلالت کرتی ہے۔ عمل کرنا چاہئے چونکہ حالت ہر ایک آدمی اور مزاج کی جدا ہوتی ہے۔ مثلاً دموی مزاج والا صحیح اور تندرست خوشحال اور بے فکر اگر دن رات میں ایک مرتبہ مجامعت کرے تو کچھ مضائقہ نہیں اور انہی صفات کا صفراوی مزاج والا بھی شب و روز میں ایک مرتبہ اس فعل کے مرتکب ہونے کا مجاز ہے اور تندرست اچھے ڈیل ڈول والے بلغمی مزاج کے آدمی کو ایک دن درمیان دے کر اجازت ہے اور سوداوی مزاج والے تندرست آدمی کو چوتھے دن ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ تیس برس کی عمر سے چالیس برس کی عمر تک دموی مزاج والا بحسب ضرورت اگر روزانہ نہ کرے تو اچھا ہے اور اسی طرح صفراوی مزاج کو ایک دن درمیان دے کر چاہئے اور بلغمی مزاج اگر ضرورت سمجھے تو ہفتہ میں دو مرتبہ کرے ورنہ صرف ایک بار اور

سوداوی اگر ضرورت سمجھے تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ورنہ دو ہفتہ میں ایک مرتبہ اور چالیس برس سے پچاس برس کی عمر تک دموی مزاج والا ہفتہ میں ایک مرتبہ زیادہ سے زیادہ دو بار اور بلغمی مزاج والا تین ہفتہ میں ایک بار اور زیادہ سے زیادہ دو بار اور سوداوی مزاج والا چار ہفتہ میں ایک بار زیادہ سے زیادہ دو بار کر سکتا ہے۔

اور پچاس سے لے کر ساٹھ برس تک دموی مزاج والا دو ہفتہ میں ایک مرتبہ اور صفراوی مزاج والا تین ہفتہ میں ایک مرتبہ اور بلغمی مزاج والا پانچ ہفتہ میں ایک مرتبہ اور سوداوی چھ ہفتہ میں

ایک بار ایسا کرے بلکہ اس کا اس فعل کو ترک کر دینا زیادہ بہتر ہے اور ساٹھ سے [illegible] سب مزاج والوں کے واسطے ترک کر دینا بہتر ہے۔

منی: یہ سفیدی مائل گاڑھی رطوبت ہے جو استقرار حمل کا باعث ہوتی ہے۔ یہ ایک دفعہ کے انزال میں 3 ماشے سے 6 ماشے تک خارج ہوتی ہے۔ خوردبین (مائیکروسکوپ) سے دیکھنے پر اس کے دو حصے نظر آتے ہیں:

1- سائل منویہ سفیدی بیضہ کی طرح منی کا سیال حصہ جسے خصیے خون سے علیحدہ کرتے ہیں۔

2- حونیات منویہ خصیوں کی نالی میں استر کرنے والی جھلی کے باریک ذرات (کریات بشریہ) جب تک خصیوں میں رہتے ہیں ان کی شکل گول رہتی ہے۔ لیکن خزانہ منی میں پہنچ کر ان کے فعل سے ان کے گول جسم سے دھاگہ کی طرح ایک زائدہ نکل کر بتدریج باریک ہوتا جاتا ہے اور اس کی شکل و صورت ایک کیڑے کی مانند ہو جاتی ہے۔ اس وقت منی کے کیڑے جنہیں حونیات منویہ (سپرمیٹوزوا) کہتے ہیں۔

حونیات منویہ (منی کے کیڑے) ننھے ننھے اجسام جو خوردبین کے بغیر نظر نہیں آتے۔ ان کا بیضوی شکل کا سر 1/5000 انچ لمبا 1/8000 انچ چوڑا اور 1/25000 انچ دبیز ہوتا ہے۔ سر کے ایک طرف ذرا سی باریک نوک چھوٹی سی گردن اور 1/500 انچ لمبی دُم ہوتی ہے۔ دم کے ذریعے یہ بڑی تیز حرکت کرتا ہے اور تقریباً 15 سیکنڈ میں ایک انچ کا فاصلہ طے کر لیتا ہے۔ جسم سے باہر زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے تک حرکت کر سکتا ہے لیکن عورت کے جسم میں اس کی صورت ہفتہ عشرہ تک قائم رہتی ہے۔

یہ حونیات عورت کے رحم میں اپنی حرکت کے ذریعے بتدریج آگے بڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک عورت کے بیضے یا مادۂ منویہ (اووم) تک پہنچ کر اس میں اپنے سر کی نوک سے چھید کر کے داخل ہو جاتا ہے اور حمل قرار پا جاتا ہے۔

ایک دفعہ کے خارج شدہ مادۂ منی میں ہزاروں حونیات ہوتے ہیں۔ اگر یہ کیڑے منی میں موجود نہ ہوں یا بے حس و حرکت اور ساکن ہوں تو حمل قرار نہیں پاتا۔

یہ حونیات بلوغت سے عموماً موت تک پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن بڑھاپے میں اکثر ان

کی موجودگی استقرار حمل کی ضامن نہیں ہوتی۔ چونکہ بڑھاپے میں حونیات منویہ کمزور ہو
ہیں۔ یہ صرف اپنی جگہ ہل جل سکتے ہیں مگر آگے نہیں سرک سکتے۔

(اعادۂ شباب ص65-66' از حکیم بی-اے شاد فرید کوٹی)

فائدہ: ہندوستان کے حکیموں نے لکھا ہے کہ جماع کی حرکتوں کو انزال تک شمار کرتا ہے دوسرے دن اس کی نصف حرکتیں کرے یعنی اگر پہلے دن سو حرکت شمار کی ہیں تو آج پچاس تک پہنچ کر علیحدہ ہو جائے اور منزل نہ ہو۔ تیسرے دن آدھے سے ایک حرکت زیادہ کر کے الگ ہو جائے اور اس طرح ایک حرکت کا روز اضافہ کیا کرے اور بغیر فراغت الگ ہو جایا کرے تو یہ عمل چالیس دن میں پورا ہو جائے گا اور وہ شخص مرد کامل بن جائے گا۔

(جنسی مسائل اور ان کے حل پر عالمی شہرت یافتہ کتاب جنس و محبت کے اسرار 106' ترجمہ ضیاء الابصار مصنف: حکیم محمود خان اعظم دہلوی' والد گرامی: حکیم محمد اجمل خان دہلوی

امریکہ کے ڈاکٹر ڈیوڈ روبین نے اپنے وسیع تجربات کی بنا پر لکھا ہے کہ وہ معمر لوگ جو با اصولی کے ساتھ مباشرت کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں یعنی ستر اسی سال کی عمر تک وظیفہ زوجیت ادا کرتے ہیں پراسٹیٹ گلینڈ کے امراض اور تکلیفات سے محفوظ رہتے ہیں اور مریضوں میں 80 فیصد وہ لوگ ہوتے ہیں جو کسی وجہ سے مباشرت کا سلسلہ پچاس ساٹھ کی عمر میں منقطع کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر موصوف نے ثابت کیا ہے کہ مباشرت سے غدہ قدامیہ کی ایسی ورزش اور مالش ہوتی ہے جو اس کی صحت کے لئے بنیادی ہے۔

انحرافات جنسی:

ایک سوال یہ بھی لوگوں کے ذہن میں آتا ہے کہ آخر کس عمر میں جنسی قوت کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو اس سلسلے میں.....

ڈاکٹر ڈیوڈ روبین نے اپنی کتاب "ہاؤ ٹو گیٹ مور آؤٹ آف سیکس" کے صفحہ 267 پر لکھا ہے:

"جی ہاں! انتقال کے بعد ہی آدمی کی جنسی قوت ختم ہوتی ہے لیکن جب تک زندگی موجود ہے انسان کے جسم میں جنسی قوت و مسرت کی قوت موجود رہتی ہے۔ یہ ایک انتہائی اہم نکتہ لوگوں کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جیسے جیسے آدمی کی عمر بڑھتی جائے وظیفہ جنسی کی ادائیگی کو اس کی زندگی میں اتنی ہی زیادہ اہمیت حاصل ہونا چاہئے۔"

ڈنمارک کی پچاسی (85) سالہ ملکہ سے اس کی ایک سہیلی نے پوچھا:

"یور میجسٹی' عورت کس عمر میں جنسی خواہش سے بے نیاز ہو جاتی ہے؟ ملکہ نے جواب دیا میں ابھی اس عمر کو نہیں پہنچی۔"

(شادی سے پہلے شادی کے بعد ص12' حکیم شفیق احمد ایم۔کام کراچی)

بچہ نہ ہونے کے اسباب:

یہ جناب اقبال احمد نوری کو بزرگان دین سے دست بدست ملا ہے۔ تجربہ سے صحیح ثابت ہوا۔

یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو پریوں نے بتایا کہ..... اولاد سے محروم رہنے کی سات علتیں ہیں۔ جو مع علامات درج ہیں:

1- پہلی یہ ہے کہ عورت کا رحم یعنی بچہ دانی (یوٹرس) الٹ جاتی ہے۔

علامت: بعد صحبت عورت کے سر میں درد ہوتا ہے۔

2- دوسری علت یہ ہے کہ عورت کے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے۔

علامت: بعد جماع اندام نہانی کے ساتھ تمام بدن درد کرتا ہے اور چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔

3- تیسری علت یہ کہ رحم کے منہ پر ورم..... یا گوشت آ جانے سے حمل قرار نہیں پاتا۔

علامت: بعد صحبت کمر میں درد ہوتا ہے۔

4- چوتھی علت یہ ہے کہ رحم کے سر پر کیڑا پیدا ہو جاتا ہے جو نطفہ کو کھا جاتا ہے۔

علامت: ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔

5- پانچویں علت یہ ہے کہ اعتدال سے زیادہ گرمی کا پیدا ہو جانا۔

علامت: دل کا دھڑکنا اور دل کے مقام پر درد ہونا۔

6- چھٹی علت یہ ہے کہ اعتدال سے زائد سردی جمع ہو جائے۔

علامت: بعد جماع چھاتی میں درد ہوتا ہے۔

7۔ ساتویں علت یہ ہے کہ دیو پری اُم الصبیان کا اثر ہونا۔

علامت: بعد صحبت کسی قسم کا درد نہ ہونا۔

(ماخوذ شمع شبستان رضا جلد 2، صفحہ 394 تا 396، شادی کا تحفہ ص 25-24، تالیف انیس احمد نوری)

انسانی زندگی کا حیاتیاتی ارتقاء:

از پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری آف لاہور

انسانی زندگی کے حیاتیاتی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ایک مسلسل ارتقائی عمل ہے جس میں واضح طور پر اللہ رب العزت کے نظام ربوبیت کی جلوہ آرائیاں نظر آتی ہیں۔ یہ ارتقائی مرحلے ربوبیت الٰہیہ کے فیض سے بطن مادر کے نہاں خانوں میں اس طرح طے پاتے ہیں کہ چشم انسان کو ان کا گمان تک بھی نہیں ہوسکتا۔

سائنس صدیوں کی تحقیق کے بعد ان ارتقائی مراحل جس رب کریم کے نظام ربوبیت کے مظاہر ہیں وہ آج سے چودہ صدیاں قبل..... جب سائنسی شعور نے دنیا میں آنکھ نہیں کھولی تھی..... واضح طور پر بیان فرما چکا ہے۔ اگر حیاتیاتی ارتقاء کے ان مراحل کا جائزہ انسانی زندگی میں کارفرما نظام ربوبیت کے حوالے سے لیا جائے تو اس کے 2 دور معلوم ہوتے ہیں:

اول: رحم مادر میں خلیاتی تقسیم (Celluler Division)

دوم: جسمانی تشکیل اور اس کا ارتقاء

رحم مادر میں خلیاتی تقسیم (Mitotic Division In Uterus):

1- نفس واحدہ (Zygote):

انسان کے حیاتیاتی ارتقاء کا پہلا قرآنی اصول یہ ہے کہ اس کی تخلیق نفس واحدہ سے ہوئی ہے۔ قرآن مجید اس ضابطے کو متعدد مقامات پر صراحت کے ساتھ بیان کرتا ہے:

ارشاد فرمایا گیا:

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ (النساء 1:4)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری ایک جان (Singlfeeel) سے کی۔''

دوسرے مقام پر [illegible] ان الفاظ میں کی گئی:

وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ (انعام 98:6)

''اور وہی (اللہ) ہے جس نے تمہاری (حیاتیاتی) نشوونما ایک جان سے کی۔''

ما خلقکم و لا بعثکم الا کنفس واحدۃ (لقمان 28:31)

''تمہیں پیدا کرنا اور تمہیں دوبارہ اٹھانا بالکل اسی طرح جیسے ایک جان سے انسانی زندگی کا آغاز کیا جانا۔''

اس نفس واحدہ کو جدید اصطلاح میں Fertilized Ovum Zygote کہتے ہیں۔ یہی ایک سیل حیات انسانی کے ارتقاء و نشوونما کے لئے مکمل یونٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس حقیقت کا اشارہ بھی واضح طور پر قرآن مجید میں کر دیا گیا:

ارشاد ربانی ہے:

انا خلقنا الانسان من نطفةٍ امشاج نبتليه فجعلناهُ سميعًا بصيراً

''بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے (Mingled Fluid) سے پیدا کیا۔ پھر ہم اسے مختلف حالتوں میں پلٹتے اور جانچتے ہیں؛ حتیٰ کہ اسے سننے دیکھنے والا بنا دیتے ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں نظام ربوبیت کے اس حسن انتظام کا بیان ہے کہ ذات حق نے اُسی ایک جان کے اندر بنیادی طور پر مکمل سننے دیکھنے اور سوچنے سمجھنے والا انسان بننے کی تمام صلاحیتیں (Potentialities) ودیعت کر دی ہیں۔ انسان کے حیاتیاتی ارتقاء کے سلسلے میں دوسری اہم چیز نطفہ امشاج ہے جس کا تعلق Fertilization کے نظام سے ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں کم و بیش گیارہ مقامات پر کیا گیا ہے۔ انہی میں نطفہ امشاج کا بیان بھی آتا ہے۔

قرآن حکیم سے Fertilizing Liquid کے سلسلے میں درج ذیل تفصیلات کا پتہ چلتا ہے:

1- منی یمنٰی (Sperm):

اس کا بیان قرآن حکیم میں ان الفاظ کے ساتھ آیا ہے:

الم یک نطفةً من منیٍ یمنٰی٥ثم کان علقةً (القیامہ 75:37-38)

''کیا وہ ابتداءً محض منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکا دیا گیا پھر وہ لوتھڑا بنا۔''

اس میں نطفةً من منی یمنٰی سے مراد وہ Spermatic Liquid یا Sperm ہے جو تخلیق انسانی کا باعث بنتا ہے۔

2- ماءِ دافق (A Liquid Poured out):

اس کا بیان قرآن مجید میں اس طرح ہے:

فلینظر الانسان مم خلق ٥خلق من ماء دافق ٥یخرج من بین الصلب والترآئب ٥ (الطارق 86:5-7)

''پس انسان کو غور (و تحقیق) کرنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ٥ وہ قوت سے اچھلنے والے پانی (یعنی قوی اور متحرک مادۂ تولید) میں سے پیدا کیا گیا ہے ٥ جو پیٹھ اور کولہے کی ہڈیوں کے درمیان (پیڑو کے حلقہ میں) سے گزر کر باہر نکلتا ہے۔''

اسی جوہر میں انسانی تخلیق کی تمام صلاحیتیں رکھی گئی ہیں۔

اس آیت کریمہ میں صلب اور ترآئب دو چیزوں کا ذکر ہے۔ ترائب 'تربیة' کی جمع ہے۔ عربی ادب میں سینے کی ہڈی کو تربیہ اور سینے کی دائیں اور بائیں طرف کی چار چار پسلیوں کو ترائب کہتے ہیں۔ اس لئے مترجمین نے بالعموم اس کا ترجمہ ''ماؤں کے سینوں'' کیا ہے۔ مگر دور جدید کی تحقیق اور سائنسی اصطلاح کے مطابق صلب کو Saoum اور ترآئب کو Symphsis Pubis کہا جاتا ہے۔ کولہے کی ہڈیوں کا جوڑ ہے۔ مرد کا پانی جو Semen پر مشتمل ہوتا ہے اسی صلب اور ترآئب میں سے گزر کر رحم مادر کو سیراب کرتا ہے۔ یہ اصول ساتویں صدی عیسوی میں...... جب علم تشریح الاعضاء (Anatomy) کا کوئی وجود نہ تھا...... قرآن مجید صراحت کے ساتھ بیان کر چکا ہے۔

3- ماءِ مھین (Adespised Liquid):

اس موضوع پر قرآن مجید کا ارشاد ہے:

ثم جعل نسلهٗ من سللةٍ من مآء مھین٥ (السجدہ 32:8)

''پھر اس کی نسل کو ایک حقیر پانی کے نطفہ سے پیدا کیا جو اس کی غذاؤں کا نچوڑ ہے۔''

4- نطفہ اَمشاج (Mingledfliud):

اس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے:

انا خلقنا الانسان من نطفةٍ امشاجٍ (الدھر 76:2)

''بیشک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے (Mingled Fluid) سے پیدا کیا۔''

نطفہ امشاج کی اصطلاح سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مادہ کئی رطوبات کا مرکب اور مجموعہ ہے۔

اس لئے قرآن مجید نے اسے مخلوط کہا ہے۔ اس امر کی تائید بھی عصر حاضر کی سائنسی تحقیق نے کر دی ہے۔

سائنسی تحقیق کے مطابق Spermatic Liquid بعض رطوبات (Searetions) سے بنتا ہے جو درج ذیل غدودوں (Glands) سے آتی ہیں:

1- Testicals

2- Seminalvesides

3- Prostateglands

4- Glands of Urinary Tract

خلیاتی تقسیم (Mitotic Division):

قرآن مجید نے اس بات میں رب کائنات کے نظام ربوبیت کا تیسرا اصول یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حیاتیاتی خلیے Fertized Ovuim کو مزید تقسیم فرماتا ہے۔ اسی طرح انہیں مزید تقسیم کیا جاتا ہے حتیٰ کہ تمام مردوں اور عورتوں کی تخلیق اسی خلیاتی تقسیم کے نظام کے تحت عمل

میں آتی ہے۔ دور جدید کی سائنس نے اس نظام تقسیم کو Mitotic Division سے تعبیر کیا ہے۔

ارشاد ایزدی ہے:

یا ایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفسٍ واحدة و خلق منها زوجها و بث منهما رجالاً کثیرًا و نسآءً (النساء4:1)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جو تمہاری تخلیق ایک جان (Single Life Cell) سے کرتا ہے، پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرماتا ہے، پھر اُن دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلاتا ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

خلقکم من نفسٍ واحدةٍ ثم جعل منها زوجها (الزمر 39:6)

''اُس (رب) نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اُسی میں سے اُس کا جوڑ نکالا۔''

ان آیات کریمہ میں تین امور واضح طور پر بیان کر دیئے گئے ہیں:

1- انسانی تخلیق کا نفس واحدہ (Zygote) سے وجود میں آیا۔
2- اس نفس واحدہ کا ابتداءً دو میں تقسیم ہوتا ہے۔
3- پھر اُن دو Cells کا مزید تقسیم ہو کر کثیر تعداد ہو کر کثیر تعداد میں پھیلنا، حتیٰ کہ تمام مردوں اور عورتوں کی تخلیق کا یہی ذریعہ بننا۔

یہی Mitotic Division ہے جو علم الحیاتیات کی رو سے درج ذیل چار مراحل میں سے گزرتی ہے:

1- Prophase
2- Metaphase
3- Anaphase
4- Telophase

یوں انسان کی حیاتیاتی زندگی، عمودی (Vertically) اور اُفقی (Horizontally) دونوں طرح ارتقاء پذیر رہتی ہے۔ نفس واحدہ (Single Life Cell) کی اولین تخلیق یہ امر

سائنسی مسلمات میں سے ہے کہ Mitosis سے پہلے بھی ایک مرحلہ ہوتا ہے جسے Meiosis کہتے ہیں۔

اُس میں مردانہ اور زنانہ جسیمے (Cells) مرد اور عورت کے جسموں میں سے آتے ہیں جو Maturity سے پہلے بالترتیب Testicular Cells اور Ovarion Cells کہلاتے ہیں۔ یہاں Meiosis کے مرحلے میں سے گزرنے کے بعد Spermatozoa اور Ova کی تشکیل ہوتی ہے اور وہ Fertilization کے ذریعے اُس نفس واحدہ میں بدلتے ہیں جسے Zygote کہا جاتا ہے۔

انڈے کی رحم مادر (Uterus) میں منتقلی ...... جب Sperus اور Ovum کا ملاپ ہو جاتا ہے تو انڈا رحم (Uterus) میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اُسے مرحلے کو Implantation کہتے ہیں۔

قرآن مجید اُس مرحلے کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے:

وتقد فی الأرحام ما نشآء الی أحل مسمی (الحج 22:5)

''اور ہم جسے چاہتے ہیں (ماؤں کے) رحموں میں ایک مقررہ مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں۔''

علقہ (Hangingmass) کی ابتداء یہ انڈا (Egg) رحم مادر میں بڑھتا ہے اور اس کی زمین کے اندر جڑوں کی طرح لمبائی میں پھیل جاتا ہے اور رحم کے موٹاپے سے اپنی خوراک حاصل کرتا ہے۔

رحم مادر میں پرورش پانے والا نطفہ رحم کے ساتھ معلق ہو جاتا اور جم جاتا ہے۔ اس کے معلق ہونے کی کیفیت کو قرآن مجید نے پانچ مختلف مقامات پر علقہ کے نام سے تعبیر کیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

اقرأ باسم ربک الذی خلق ○ خلق الانسان من علق ○ (العلق 96:1-2)

''اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا○ اُس نے انسان کو (رحم مادر میں) جونک کی طرح ''معلق وجود'' سے پیدا کیا۔''

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

ثم جعلنا نطفةٍ فی قرارٍ مکینٍ ثم خلقنا النطفة علقةٍ (المومنون23:13-14)

''پھر ہم نے اُسے نطفہ (تولیدی قطرہ) بنا کر ایک مضبوط جگہ (رحم مادر) میں رکھاo پھر ہم نے اُسے نطفہ کو (رحم مادر میں) ''معلق وجود'' بنا دیا۔''

قرآن مجید نے حیات انسانی کے ارتقاء کے جملہ مرحلوں پر روشنی ڈالی ہے اور اُس وقت اِن حقیقتوں کو بیان کیا جب سائنسی تحقیق اور Embryology جیسے سائنسی مضامین کا نام ونشان بھی نہ تھا۔

کیا یہ سب کچھ قرآن اور اسلام کی صداقت وحقانیت کو تسلیم کرنے کے لئے کافی نہیں؟ آخر ایسا کیوں نہ ہوتا کیونکہ قرآن اس رب کی نازل کردہ کتاب ہے جس کے نظام ربوبیت کے یہ سب پرتو ہیں۔

اس لئے اُس سے بہتر اِن حقائق کو اور کون بیان کرسکتا تھا! بات صرف یہ ہے کہ سائنس جوں جوں چشم انسانی کے حجابات اٹھاتی جارہی ہے قرآنی حقیقتیں توں توں بے نقاب ہوکر سامنے آتی جارہی ہے۔ (جاری ہے) روزنامہ منہاج القرآن لاہور ص4 تا6' جولائی 2003ء

(گزشتہ سے پیوستہ) انسانی زندگی کا حیاتیاتی ارتقاء

پچھلی قسط کا خلاصہ۔ انسانی زندگی کے حیاتیاتی ارتقاء کے مراحل میں کارفرما نظام ربوبیت پر غور کیا جائے تو اس حیاتیاتی ارتقاء کے دو دور ہیں:

1- رحم مادر میں خلیاتی تقسیم (Celluler Division) اور اس کا نظام

2- جسمانی تشکیل اور اس کا ارتقاء

قرآن پاک نے پہلے دور یعنی رحم مادر میں خلیاتی تقسیم کو بڑے واضح انداز میں بیان کیا ہے۔ اس دور کے جملہ مراحل (Mitotic Division)' نفس واحدہ (Zygote)' نطفہ امشاج (Fertilization)' منی یمنٰی (Sperm)' حیاتیاتی خلیے (Fertilized Ovum)' Sperm اور Ovum کا ملاپ (Implantation of Egg) اور علقہ (Hanging Mass) کو بیان کیا ہے۔

قرآن مجید نے حیات انسانی کے ارتقاء کے جملہ مراحل پر اس وقت روشنی ڈالی جب سائنسی تحقیق اور Embryology جیسے سائنسی مضامین کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ حیاتیاتی ارتقاء کا دوسرا مرحلہ رحم مادر میں انسانی وجود کا ارتقاء ہے۔

رحم مادر میں انسانی وجود کا ارتقاء:

قرآن مجید میں رحم مادر کے اندر انسانی وجود کی تشکیل اور اس کے ارتقاء کے مختلف مرحلے بیان کئے گئے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ رب کائنات کا نظام ربوبیت اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ بطن مادر کے اندر بھی جلوہ فرما ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچے کی زندگی کے نقطۂ آغاز سے لے کر اس کی تکمیل اور تولد کے وقت تک پرورش کا ربانی نظام انسان کو مختلف تدریجی اور ارتقائی مرحلوں میں سے گزار کر یہ ثابت کر دیتا ہے کہ انسانی وجود کی داخلی کائنات ہو یا عالم ہست وبود کی خارجی کائنات' ہر جگہ ایک ہی نظام ربوبیت یکساں شان اور نظم واُصول کے ساتھ کارفرما ہے۔ قرآن مجید کے بیان کردہ ان مراحل ارتقاء کی تصدیق بھی آج کی جدید سائنسی تحقیق کے ذریعے ہوچکی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولقد خلقنا الانسان من سلله من طین ثم جعلناهُ نطفةً فی قرارٍ مکین ثم خلقنا النطفةً علقةً فخلقنا العلقة مضغةً فخلقنا المضغة عظامًا فکسونا العظام لحمًا ثم انشاناهُ خلقًا اخر ط فتبارک الله احسن الخالقینo (المومنون23:12-14)

''اور بے شک ہم نے انسان کی تخلیق (کی ابتداء) مٹی کے (کیمیائی اجزاء کے) خلاصہ سے فرمائی۔ پھر ہم نے اُسے نطفہ (تولیدی قطرہ) بنا کر ایک مضبوط جگہ (رحم مادر) میں ''معلق وجود'' بنا دیا۔ پھر ہم نے اُس معلق وجود کو ایک (ایسا) لوتھڑا بنا دیا جو دانتوں سے چبایا ہوا لگتا ہے۔ پھر ہم نے اُس لوتھڑے سے ہڈیوں کا ڈھانچہ بنایا۔ پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت (اور پٹھے) چڑھائے۔ پھر ہم نے اُسے تخلیق کی دوسری صورت میں (بدل کر تدریجاً) نشوونما دی' پھر (اُس) اللہ نے (اُسے) بڑھا کر محکم وجود بنا دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے۔''

ان آیات میں انسانی تشکیل وارتقاء کے ساتھ مراحل کا ذکر ہے جن میں سے پہلے کا تعلق

اُس کی کیمیائی تشکیل سے ہے اور بقیہ چھ کا اس کے بطن مادر کے تشکیلی مراحل سے۔

مذکورہ بالا آیات میں بیان کردہ انسانی ارتقاء کے مراحل (Developmental Stages of Human Embryo) درج ذیل ہیں:

-1 سلالۃ من طین (Extract of Clay)

-2 نطفہ (Spermatic Liquid of Sperm)

-3 علقہ

(Hanging mass Clinging to the Endometrium of the Uterus)

-4 مضغہ (Chewed Lump of Chewed Substance)

-5 عظام (Skeletal System)

-6 لحم (Muscular System)

-7 خلق آخر (New Cr.....

پھر اُس تخلیق میں باری تعالیٰ نے نظام سماعت کو نظام بصارت اور نظام عقل وفہم پر مقدم رکھا ہے۔

ارشاد فرمایا گیا:

ثم سواهُ و نفخ فیه من روحه و جعل لکم السمع و الابصار و الافئدة ط قلیلاً ما تشکرون ٥ (السجدہ 9:32)

''پھر اُسے (اعضائے جسمانی کے تناسب سے) درست کیا اور اُس میں اپنی طرف سے جان پھونکی اور تمہارے لئے (سننے اور دیکھنے کو) کان اور آنکھیں بنائیں اور (سوچنے سمجھنے کے لئے) دماغ، مگر تم کم ہی (ان نعمتوں کی اہمیت اور حقیقت کو سمجھتے ہوئے) شکر بجالاتے ہو۔''

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

انا خلقنا الانسان من نطفةٍ امشاجٍ نبتلیه جعفلناهُ سمعیا بصیراً

(الدھر 2:76)

''بیشک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے (Mingled Fluid) سے پیدا کیا۔ پھر ہم اسے مختلف

حالتوں میں پلٹتے اور جانچتے ہیں حتیٰ کہ اسے سننے والا (اور) دیکھنے والا (انسان) بنا دیتے ہیں۔''

یہاں بھی اس امر کی بخوبی صراحت ہے کہ انسانی ایمبریو (Embryo) کی نشوونما میں انسان کے نظام بصارت بعد میں تشکیل پاتا ہے۔

قرآن مجید میں درج اس تخلیقی عمل کی تصریح اور تائید آج ایمبریالوجی Embryology کی جدید تحقیق نے کردی ہے۔

کینیڈا کی ٹورانٹو یونیورسٹی (University of Toronto) میں شعبہ اناٹومی کے پروفیسر ڈاکٹر کیتھ ایل مور (Dr. Keith L. Moore) اس سلسلے میں رقمطراز ہیں:

ترجمہ: ''کانوں کے اندرونی عضویات آنکھوں کی ابتدا سے پہلے ظاہر ہوتے ہیں اور پھر دماغ (سمجھنے کی صلاحیت) اسے ممتاز کرتی ہے۔ سورۃ السجدہ کی آیت نمبر 9 کا یہ حصہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ مخصوص حس سامعہ، حس باصرہ اور حس لامسہ بالترتیب نمو پاتی ہیں اور یہی حقیقت ہے۔''

تخلیق انسانی کے بارے میں یہ وہ سائنسی حقائق ہیں جنہیں قرآن مجید آج سے چودہ سو سال پہلے منظر عام پر لایا اور آج جدید سائنس نے ان کی تصدیق وتائید کردی ہے۔

اس سے باری تعالیٰ کے نظام ربوبیت کی عظمتوں اور رفعتوں کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی حقانیت اور نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وقطعیت کی ایسی عقلی دلیل بھی میسر آتی ہے جس کا کوئی صاحب طبع سلیم انکار نہیں کرسکتا۔

بطن مادر میں انسان کے حیاتیاتی نشوونما کے یہ مدارج معلوم کرنے کا باقاعدہ سائنسی نظام سب سے پہلے 1941ء میں سٹریٹر (Streeter) نے ایجاد کیا جو بعد ازاں 1972ء میں O.Rahilly کے تجویز کردہ نظام کے ذریعے زیادہ بہتر اور صحیح شکل میں بدلا گیا اور اب اکیسویں صدی کے آغاز تک یہ نظام مرحلہ وار تحقیق کے بعد بھرپور مستحکم ہو چکا ہے۔ مگر قرآن مجید کا اسی صحت ترتیب کے ساتھ آج سے 14 صدیاں قبل ان مدارج کو بیان کرنا جس کی تصدیق آج اناٹومی اور ایمبریالوجی کی جدید تحقیقات کے ذریعے ہوئی ہے ایک ناقابل انکار معجزہ ہے جسے غیر مسلم دنیا بھی اپنے تمام تر تعصّبات کے باوجود تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔

جنین (Embryo) کی بطن مادر میں تین پردوں میں تشکیل:

اسی طرح بطن مادر میں نظام ربوبیت کے محیر العقول کرشموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ باری تعالیٰ بچے کی حیاتیاتی تشکیل کے یہ تمام مرحلے ماں کے پیٹ میں تین پردوں کے اندر مکمل فرماتا ہے۔ یہ بچے کی حفاظت کا کس قدر خوشگوار اہتمام ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

يخلقكم فی بطون امهاتكم خلقاً من ؕ بعد خلق فی ظلمٰت ثلاث ط ذلكم الله ربكم له الملک ط لا اله الا هو فأنی تصرفون ٥ (الزمر 6:39)

''وہ تمہیں ماؤں کے پیٹ میں تاریکیوں کے تین پردوں کے ایک حالت کے بعد دوسری حالت میں مرحلہ وار تخلیق فرماتا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب (تدریجاً پرورش فرمانے والا) ہے۔ اسی کی بادشاہی (اندر بھی اور باہر بھی) ہے۔ سوا اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' پھر تم کہاں بہکے چلے جاتے ہو!''

17ویں صدی عیسوی میں Leeuwen Hook نے خوردبین (Microscope) ایجاد کی۔ صاف ظاہر ہے اس سے پہلے اندرونِ بطن ان مخفی حقیقتوں کی صحیح سائنسی تعبیر کس کو معلوم ہو سکتی تھی! آج سائنس اُن پردوں کی حقیقت بھی منظرِ عام پر لے آئی ہے جس کی رُو سے اس امر کی تصدیق ہو چکی ہے کہ واقعی ہی بطن مادر میں بچے کے یہ ارتقائی مرحلے تین پردوں میں تکمیل پذیر ہوتے ہیں۔ جنہیں قرآن مجید نے ظلمٰت ثلاث (Threeveils of Darkness) کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ اُن پردوں کے نام یہ ہیں:

1- Anterior Abdominal Wall

2- Uterine Wall

3- Amnio-Chbryonic Membranes

قرآن مجید نے ظلمٰت (Veils of Darkness) کا لفظ استعمال کیا ہے جو Layers کے لئے نہیں بلکہ Opacities (تاریکیاں) کے معنی میں مستعمل ہے۔ چونکہ ہر پردے کے اندر مزید کئی تہیں (Layers) ہیں' اس لئے رب کامل نے انہیں ظلمٰت کے لفظ کے ذریعے

واضح فرمایا ہے۔

انسانی تکوین وتشکیل میں حسن نظم:

انسانی جسم کی حیاتیاتی تشکیل میں قدم قدم پر ربوبیت الٰہیہ کے حسی اور معنوی لاتعداد مظاہر کارفرما ہیں۔ ہر جگہ حسن نظم اور حسن ترتیب کی آئینہ داری ہے۔ ہر کام اور مرحلے کے لئے مخصوص مدت اور طریق کار متعین ہے۔ ایک مرحلے کے جملہ مقتضیات خود بخود پورے ہو رہے ہیں۔ جو کام انسان کے جسمانی پیکر سے بعد میں لیا جانے والا ہے اُس کی تمام تر ضرورتیں رحم مادر میں پوری کی جا رہی ہیں۔ ہر مرحلے پر نہ صرف اُن ضرورتوں کی کفالت ہو رہی ہے بلکہ بہر طور اُن کی حفاظت ونگہداشت کے بھی تمام انتظامات ساتھ ساتھ ہو رہے ہیں۔ اللہ رب العزت کی شان خلاقیت کا نظارہ اس سے بڑھ کر کیا ہو گا کہ مکمل انسان کے لئے مطلوبہ تمام صلاحیتوں کا جوہر ایک نطفہ کے اندر پیدا کر دیا گیا ہے۔

پھر اُس کے خواص و آثار اور علامات کو اپنے مقررہ اوقات پر پورا کر کے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اِس اُصول کو نظام ربوبیت کے تحت وتقدیر' کے عنوان سے واضح کیا گیا ہے۔ ''تقدیر'' کے معنی اندازہ کرنے کے ہیں' خواہ یہ کسی شے کے وجود میں ہو یا ظہور میں' کمیت میں ہو یا کیفیت میں' مدت پرورش میں ہو یا تکمیل میں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وخلق كل شیء فقدره تقديراً (الفرقان 2:25)

''اور اسی نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے' پھر اُس (کی بقاء وارتقاء کے ہر مرحلہ پر اُس کے خواص' افعال اور مدت الغرض ہر چیز) کو ایک مقررہ اندازے پر ٹھہرایا ہے۔''

باری تعالیٰ کے نظام ربوبیت کے اس حسن تقدیر نے کائنات کے ظاہر و باطن میں ایک عجیب نظم وترتیب' مطابقت ویگانگت اور توازن واعتدال پیدا کر دیا ہے۔ یہی رنگ ہم بچے کی تشکیل وارتقاء کے جملہ مراحل میں کارفرما دیکھتے ہیں۔

اس خاص موضوع پر ارشاد ربانی ہے:

من ای شیء خلقهٗ ٥ من نطفة ط خلقه فقدرهٗ ٥ ثم السبيل يسرهٗ ٥ ثم

اماته فاقبرهٗ ہ ثم اذا شآء انشرہٗ ہ (عبس 80:18-22)

''اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا فرمایا ہے؟ نطفہ میں سے اُس کو پیدا فرمایا' پھر ساتھ ہی اُس کا (خواص وجنس کے لحاظ سے) تعین فرمادیا۔ پھر (تشکیل' ارتقاء اور تکمیل کے بعد بطن مادر سے نکلنے کی) راہ اُس کے لئے آسان فرمادی۔ پھر اُسے موت دی' پھر اسے قبر میں دفن کر دیا گیا۔ پھر جب وہ چاہے گا اُسے (دوبارہ زندہ کر کے) کھڑا کر لے گا۔''

انسانی وجود کی تکوین کے چار مراحل:

قرآن مجید نے انسانی تخلیق کے ضمن میں پیش آنے والے چار مراحل کا ذکر کیا ہے' جو یہ ہیں:

1- تخلیق (Creation)
2- تسویہ (Arrangement)
3- تقدیر (Estimation)
4- ہدایت (Guidance)

ان مراحل کا ذکر سورۃ الاعلیٰ میں یوں کیا گیا ہے:

سبح اسم ربک الاعلی ہ الذی خلق فسوی ہ والذی قدر فھدٰی ہ (الاعلیٰ 87:1-3)

''اپنے رب کے نام کی تسبیح کریں جو سب سے بلند ہے۔ جس نے (کائنات کی ہر چیز کو) پیدا کیا' پھر اسے (جملہ تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ) درست توازن دیا اور جس نے (ہر ہر چیز کے لئے) قانون مقرر کیا' پھر (اُسے اپنے اپنے نظام کے مطابق رہنے اور چلنے کا) راستہ بتایا۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ تکوین وجود کے تمام مرحلے نظام ربوبیت کی پوری جلوہ سامانیوں کے ساتھ تکمیل پذیر ہوتے ہیں۔ ہر مرحلے کو ایک خاص حکمت و تدبر اور نظم کے ساتھ مکمل کیا جاتا ہے۔

ارشاد الٰہی ہے:

الم نخلقکم من ماء مھین ہ فجعلناہُ فی قدام مکین ہ الٰی قدر معلوم ہ فقدرنا فنعم القادرون ہ (المرسلات 77 :20-23)

''کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہیں فرمایا۔ پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں رکھا۔ ایک معلوم و معین انداز سے (ایک مدت تک) پھر ہم نے (اگلے ہر ہر مرحل کے لئے) اندازہ فرمایا' پس ہم کیا ہی اچھے قادر ہیں۔''

قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا گیا ہے:

وھو الذی انشاکم من نفسٍ واحدۃٍ فمستقرو مستودعٌ ط قد فصلنا الایات لقومٍ یفقھون ہ (الانعام 6:98)

''اور وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں ایک جان (Cell) سے پیدا فرمایا ہے' پھر (تمہارے لئے) ایک جائے اقامت (ہے) اور جائے امانت (مراد رحم مادر اور دنیا ہے یا دنیا اور قبر)' بیشک ہم نے سمجھنے والوں کے لئے (اپنی قدرت کی) نشانیاں کھول کر بیان کردی ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں دو الفاظ قابل توجہ ہیں: مستقر اور مستودع۔

مستقر: قرار' استقر سے ہے۔

اور مستودع: ودع' اِستودع سے ہے۔

''مستقر'' میں عارضی طور پر ایک مقام پر ایک حالت میں رہنے کی طرف اشارہ ہے جبکہ ''مستودع'' میں وہاں اپنا وقت گزارنے اور اگلی حالت میں منتقل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

انسانی تکوین وجود کے مرحلہ تخلیق میں سپرم (Sperm) باپ کی پشت سے آتا ہے اور رحم مادر کے اندر اووم (Ovum) سے اپنا رابطہ قائم کرتا ہے۔

یہاں نظام ربوبیت کا کیسا شاندار اہتمام ہے کہ ایک اوسط درجے کے آدمی کا ایک بار خارج شدہ مادۂ تولید اپنے اندر 40,00,00,000 سپرم (Sperm) رکھتا ہے۔ جس سے چالیس کروڑ عورتوں کے حمل واقع ہو سکتے ہیں' مگر نظام قدرت کی کرشمہ سازیاں دیکھئے کہ جب پہلا سپرم (Sperm) عورت کے رحم میں اووم (Ovum) سے پیوست ہوتا ہے تو اسی وقت اووم

(Ovum) پر ایک جھلی (Membrane) آ جاتی ہے' جو دوسرے Sperm کو اُس میں داخل ہونے سے روک دیتی ہے۔ اُسے Fertilizing Membrane کہتے ہیں۔ چنانچہ ان دونوں کے ملاپ سے تکوین وجود انسانی کے کام کا آغاز ہو جاتا ہے۔

بعد ازاں مختلف تخلیقی مرحلوں میں سے گزر کر Embryo وجود میں آتا ہے۔

رب کریم کی شان پروردگاری دیکھئے کہ اس کے ہر مرحلے کے لئے خاص مدت مقرر ہے جس میں بعض تخلیقات وجود میں آتی ہیں' جن کے اندر تدریجاً ارتقاء ہوتا رہتا ہے اور وہ Embryo کے بعد دیگرے مختلف مرحلوں اور حالتوں میں منتقل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی حالت میں ہفتہ وار تبدیلی آتی رہتی ہے۔ اس کے اعضاء کا تخلیقی اور تکوینی عمل جاری رہتا ہے حتیٰ کہ چھ ہفتے کے بعد بچے کی سی شکل دکھائی دینے لگتی ہے۔ پھر اس میں نظام استخوان (Skelton System) اور بعد ازاں گوشت پوست کے ساتھ نظام اعصاب (Muscular System) کی تکمیل ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مقام خلق کو پالیتا ہے اور......

هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشآء

''وہ تمہیں ماؤں کے رحموں کے اندر ہی جسمانی شکل وصورت اور انداز ساخت عطا کر دیتا ہے' جیسے وہ چاہتا ہے۔''

......کے مراتب اور مدارج سے گزرتا ہوا......

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

''بیشک ہم نے انسان کو بہترین (اعتدال اور توازن والی) ساخت میں پیدا فرمایا ہے۔''

......کی شان کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو جاتا ہے۔

قرآنی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرحلہ تقدیر کی رحم مادر کے اندر مزید تین قسم کی تفصیلات ہیں:

1- تعدیل (Equalization)
2- تصویر (Personification)
3- ترکیب (Methodicaformation)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایها الانسان ما غرک بربک الکریم ٥ الذی خلقک فسوک فعدلک ٥ فی ای صورة ما شآء رکبک (الانفطار 82:6-8)

''اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا۔ جس نے (رحم مادر کے اندر ایک نطفہ میں سے) تجھے پیدا کیا' پھر اُس نے تجھے (اعضاء سازی کے لئے) درست اور سیدھا کیا' پھر وہ تیری ساخت میں متناسب تبدیلی لایا۔ جس صورت میں بھی چاہا اس نے تجھے ترکیب دے دیا۔''

اس آیت کریمہ میں تخلیق وتسویہ کے بعد مذکورہ بالا تینوں مراتب کا ذکر ہے۔ تعدیل' تصویر اور ترکیب...... یہ تمام مرحلہ تقدیر ہی کی تفصیلات ہیں۔

باری تعالیٰ نے آغاز حمل سے اختتام ضرورت رضاعت تک کا عرصہ بھی مقرر فرما دیا ہے' جو کم از کم 30 ماہ پر مشتمل ہے۔ جس طرح بچہ رحم مادر میں پرورش پا کر عالم آب وگل میں رہنے کے قابل ہو جائے تو اسے تولد کے ذریعے دنیا میں منتقل کر دیا جاتا ہے اسی طرح بچے کا معدہ عام غذاؤں کو ہضم کرنے کی استعداد حاصل کر لے تو تدریجاً ماں کا دودھ خود بخود خشک ہونے لگتا ہے اور یہ تبدیلی اس امر کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ اب بچے کو رضاعت کی ضرورت نہیں رہی' اُسے دوسری غذاؤں کی طرف منتقل کیا جائے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حملته امه کرهاً و ضعته کرهاً ط وحملهٔ و فصلهٔ ثلاثون شهداً

(الاحقاف 46:15)

''اُس کی ماں نے اُسے تکلیف اٹھا کر پیٹ میں رکھا اور اس طرح تکلیف سے جنا اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت (کم از کم) تیس ماہ ہے۔''

دوران حمل نظام ربوبیت کے مظاہر:

جب تک بچہ رحم مادر میں اپنے تشکیلی اور تکوینی مراحل طے کرتا ہے باری تعالیٰ کا نظام ربوبیت اُس کی جملہ ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ درج ذیل چار امور کا بڑے حسن وخوبی

سے انتظام کرتا ہے۔اس کا ایک ایک پہلو ہمیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی نشانیوں میں غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

1- تغذیہ (Nourishment):

بچے کی نشو و نما کے لئے ہر قسم کا ضروری مواد رحم مادر میں فراہم ہوتا ہے۔

2- حفاظت (Protection):

ماں کو پیش آنے والے جسمانی صدمات اور ضربات وغیرہ کے اثر سے بالعموم اُس کی حفاظت کی جاتی ہے تاکہ اُسے چوٹ نہ آئے۔

3- نقل و حرکت (Movement):

رحم مادر میں اُس کے مناسب حال ضروری نقل و حرکت کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

4- تکیف حرارت (Control of Temperature):

طبعی ضرورت کے مطابق رحم مادر کے اندر بچے کو مطلوبہ حرارت (Temperature) مہیا ہوتی رہتی ہے۔

ماں کے خون میں سے جو مواد بچے کے لئے مفید اور ضروری ہے اسے خود بخود میسر آتا رہتا ہے اور جو مواد مضر اور نقصان دہ ہو وہ خود بخود ضائع ہو جاتا ہے۔سوچنے کی بات ہے کہ ایک خلاق عالم اور قادر مطلق کی باقاعدہ منصوبہ بندی کے بغیر یہ سب کچھ ایک نظم و ترتیب کے ساتھ کیسے ممکن ہے۔فاعتبروا یااولی الابصار!

(ماخوذ ماہنامہ منہاج القرآن لاہور، جولائی-اگست 2003ء)



حکیم حاجی علی ضیاء صابری

- فاضل طب والجراحت
- رجسٹرڈ نیشنل کونسل فار طب حکومت پاکستان
- فاضل قانون نظریہ مفرد اعضاء
- سابقہ فزیشن قرشی ہیلتھ سروس لاہور

0301-6914588



الحمد دواخانہ

386۔ فاطمہ جناح روڈ تلیانوالہ محلہ ساہیوال